حج کی منتخب حدیثیں

مؤلف: سید علی قاضی عسکر
مترجم: سید احتشام عباس زیدی

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

حج کی منتخب حدیثیں

مولف سید علی قاضی عسکر

مترجم سید احتشام عباس زیدی

پیش لفظ

حج لغت میں قصد وارادہ اوراصطلاح میں خانہ خداکی طرف سفر کرنے کوکہتےہیں ۔یہ مسلمانوں کا ایک اھم دستور ہے۔کعبہ کی کشش ہر سال لاکھوں مسلمانوں کو دنیا کے کونے کونے سے اپنی طرف کھینچتی ہے تاکہ وہ ایک تمرینی میدان میں اعمال ومناسک اور کچھ مخصوص قوانین کی رعایت کر کے توحیدی زندگی کو بروئے کار لانے کی کوشش کریں اوردنیا والوں کے سامنے اسلام کی قوت وعظمت کا نظارہ پیش کریں۔

اس عظیم اجتماع میں مسلمان مختلف نسلوں اور رنگوں میں کعبہ کے گرد اکٹھا ہوتےہیں تاکہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں اور اس طرح اسلامی معاشروں میں اتحاد وہم بستگی کی فضاقائم کریں ۔

حج،روحانیت ،شوق شعور،تعبد وبندگی،جرات و ایثار، اتحاد وذکر کی جلوہ گاہ اور خدا سے ربط و وابستگی کا نام ہے لہٰذا ایسے سفر کی توفیق خداجو افراد کے لئے بہترین موقع ہوتا ہے تاکہ روحی واخلاقی اعتبار سے خود کو پاک وصاف کریں اور ان کی روح وجان میں سازگار اور مثبت دگرگونی وانقلاب پیدا ہو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیھم السلام کی دینی تعلیمات میں بہت سے سبق آموز نکتے موجودہیں جو اس وادی نور کے زائرونکو ان مواقع سے بہتر فائدہ اٹھانے میں مدد دیتےہیں ۔ان تعلیمات میں حاجیوں سے تاکید کی گئی ہے کہ اس سفر سے پہلے گناہوں سے دوری اختیار کریں اور اپنے باطن کو توبہ کے پانی سے پاک کریں ۔سفر کا خرچ پاک اور حلال مال سے مھیا کریں ۔عزیز واقارب ،دوستوں اور ہمسایوں کو خدا حافظ کہیں اور ان سے قصور بخشوالیں،اور ان کی رضا مندی حاصل کرنے کے بعد اس راہ میں قدم بڑھائیں ۔سفر کا آغاز خدا کے نام اور اس کی یاد سے کریں ،خدا طلبی خدا جوئی کے لئے سفر کریں۔سفر کے دوران گناہ اور خدا کی نافرمانی سے پرہیز کریں اور خود اپنے محافظ رہیں۔

یہ فرامین اور ان پر عمل اس بات کا موجبھوتا ہے کہ حاجی میں ایک نبیادی اور مثبت تبدیلی پیدا ہو نتیجہ میں وہ اپنے غلط اور بُرے ماضی سے دوری اختیار کرکے خود کو ایک صحیح اسلامی زندگی کے لئے آمادہ کرتے ہیں۔

روایات میں حج کا مقصدحاجیوں میں روحی واخلاقی دگرگونی اور فلاح وکامیابی نیز خدا سے ان کی قربت بیان کیا گیا ہے۔ اگرحج کرنے والے روحی واخلاقی تغیر اور اپنی اصلاح کے ساتھ الٰھی راہ میں قدم بڑھائیں تو اس عظیم جمعیت کو دیکھتے ہوئے جوھر سال عمرہ وحج سے مشرفھوتی ہے بلاشبہ یہ تبدیلیا ں خاندانوں اور معاشروں میں بھی پیداہونگی۔

جو مسلمان بھی حج کے لئے جاتا ہے اگر یہ فیصلہ کرلے کہ سفر کے دوران اور واپسی میں اسلامی اخلاق کی رعایت کرے گا، حرام کاموں سے پرہیز کرے گا اوردینی واجبات پر جیسے خدا چاھتا ہے عمل کرے گا اور اسی فکر وخیال کو وہ اپنی اولاد،عزیزوں،

دوستوں اور ساتھ کام کرنے والوں میں منتقل کرے تو قطعی طور سے معاشرہ میں بڑا اخلاقی تغیر پیدا ہو جائے گا اور دشمن اپنے تھذیبی حملوں میں ناکام ہو کر رہ جائیں گے ۔

یہ مختصر مجموعہ ان تعلیمات کا ایک حصہ ہے جنھیں معصومین علیہم السلام نے خانہ خدا کے زائروں اور حاجیوں کی رہنمائی کے لئے بیان فرمایا ہے ۔امید ہے کہ حجاج کرام اس پر عمل کر کے خدا کی بارگاہ سے نزدیک اور الٰھی سفر کی نورانیتوں اور برکتوں سے مالامال ہوں گے۔

سید علی قاضی عسکر

معاون آموزش و تحقیقات

بعثہ رہبر انقلاب اسلامی

حج کا واجب ہونا

قَالَ عَلِی علیہ السلام :

"فَرَضَ عَلَيْكُمْ حَجَّ بَيْتِهِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلَهُ قِبْلَةً لِلْأَنَامِ "۔[1]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"خداوند عالم نے اپنے اس محترم گھر کے حج کو تم پر واجب قرار دیا ہے جسے اس نے لوگوں کا قبلہ بنایا ہے"۔

قال علی علیہ السلام :

"فَرَضَ حَجَّهُ وَأَوْجَبَ حَقَّهُ وَكَتَبَ عَلَيْكُمْ وِفَادَتَهُ فَقَالَ سُبْحَانَهُ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ)[2]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"خدا وند عالم نے کعبہ کے حج کو واجب، اس کے حق کی ادائیگی کو لازم اور اس کی زیارت کو تم پر مقرر کیا ہے پس وہ فرماتا ہے:"لوگوں پر خدا کا حق یہ ہے کہ جو بھی خدا کے گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ہے وہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے جائے اور وہ شخص جو کفر اختیار کرتا ہے (یعنی حج انجام نھیں دیتا)تو خدا عالمین سے بے نیاز ہے"۔

حج کا فلسفہ

قال علی علیہ السلام :

"جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ عَلاٰمَةً لِتَوَاضُعِهِمْ لِعَظَمَتِهِ وَ اِذعانَهُمْ لِعِزَّتِهِ"۔[3]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"خدا وند عالم نے کعبہ کے حج کو علامت قرار دیا ہے تاکہ لوگ اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کا اظھار کریں اور پروردگار عالم کے غلبہ نیز اس کی عظمت و بزرگواری کا اعتراف کریں"۔

قال علی علیہ السلام :

"جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ لِلْإِسْلاٰمِ عَلَماًوَلِلْعَائِذِينَ حَرَماً"۔[4]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"خداوند عالم نے حج اور کعبہ کو اسلام کا نشان اور پرچم قرار دیا ہے اور پناہ لینے والے کے لئے اس جگہ کو جائے امن بنایا ہے"۔

دین کی تقویت کا سبب

قال علی علیہ السلام :

"وَالْحَجَّ تَقْوِيَةً لِلدِّينِ"[5]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"۔۔۔اور حج کو دین کی تقویت کا سبب قرار دیا ھے"۔

دلوں کا سکون

قال الباقر علیہ السلام :

"الحَجُّ تَسْكِينُ القُلُوبُ"[6]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حج دلوں کی راحت وسکون کا سبب ہے"۔

حج ترک کرنے والا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

"مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيّاً وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيّاً"۔[7][8]

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص حج انجام دیئے بغیر مرجائے (اس سے کھا جائے گا کہ) تو چاھے یہودی مرے یا نصرانی"۔

یھی مضمون ایک دوسری روایت میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی نقلھوا ھے۔[9]

حج وکامیابی

"لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حج کا نام حج کیوں رکھا گیا ھے؟ تو آپ نے فرمایا:

‘‘قَالَ حَجَّ فُلاَنٌ أَيْ أَفْلَحَ فُلاَنٌ’’۔[10]

‘‘ فلاں شخص نے حج کیا یعنی وہ کامیابہوا ’’۔

حج کی اھمیت

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ :

امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

‘‘وَدَّ مَنْ فِي الْقُبُورِ لَوْ أَنَّ لَهُ حَجَّةً وَاحِدَةً بِالدُّنْيَا وَمَا فِيهَا’’۔[11]

‘‘مُردے اپنی قبروں میں یہ آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش!وہ دنیا، اور دنیا میں جو کچھ بھی ہے دیدیتے اور اس کے عوض انھیں ایک حج کا ثواب مل جاتا ’’۔

حج کا حق

قال الإمام زَيْنُ العابِدِين علیہ السلام فِي رسالَةِ الحُقُوق: ‘‘حَقُّ الْحَجِّ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ وِفادَةٌ إِلَى رَبِّکَ وَفِرَارٌ إِلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِکَ وَفِيهِ قَبُولُ تَوْبَتِکَ وَقَضَاءُ الْفَرْضِ الَّذِي أَوْجَبَهُ اللہُ تَعَالَى عَلَيْکَ’’۔[12]

امام زین العابدین علیہ السلام اپنے رسالہ حقوق میں فرماتے ہیں:

‘‘حج کا حق تم پر یہ ہے کہ جان لو حج اپنے پروردگار کے حضور میں تمھاری حاضری ہے اور اپنے گناہوںسے اس کی جانب فرار ہے حج میں تمھاری توبہ قبول ہوتی ہے اور یہ ایک ایسا فریضہ ہے جسے خداوند عالم نے تم پر واجب کیا ہے’’۔

خدا جوئی

قال الصادق علیہ السلام :

‘‘مَنْ حَجَّ يُرِيدُ اللہَ عَزَّوَجَلَّ لاٰ يُرِيدُ بِهِ رِيَاءً وَلاٰ سُمْعَةً غَفَرَ اللہُ لَهُ الْبَتَّةَ’’.[13]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

‘‘جو شخص حج کی انجام دھی میں خدا کا ارادہ رکھتا ہو اور ریاکاری و شہرت کا خیال نہ رکھتا ہو خداوند عالم یقینا اسے بخش دے گا’’۔

حج کا ثواب

قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

"لَيْسَ لِلْحِجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوابٌ إلاَّ الجَنَّة "(14)

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا کچھ اور نھیں ہے"۔

حج کی تاثیر

ہشام بن حکم کہتے ہیں:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"مَامِن سَفرٍأَبْلَغَ فِي لَحْمٍ وَلاٰدَمٍ وَلاٰجِلْدٍ وَلاٰ شَعْرٍ مِنْ سَفَرِ مَكَّةَ وَمَا أَحَدٌ يَبْلُغُهُ حَتَّى تَنَالَهُ الْمَشَقَّةُ"۔(15)

"مکہ کے سفر کی طرح کوئی سفر بھی انسان کے گوشت، خون، جلد، اور بالوں کو کا متاثر نھیں کرتا اور کوئی شخص سختی اور مشقت کے بغیر وہاں تک نھیں پہنچتا"۔

حج میں نیت کی اھمیت

قال الصادق علیہ السلام :

"لَمَّا حَجَّ مُوسَى علیہ السلام نَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا جَبْرَئِيلُ مٰا لِمَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ وَنَفَقَةٍ طَيِّبَةٍ؟قَالَ:فَرَجَعَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ،فَأَوْحَى اللهُ تَعَالىٰ إِلَيْهِ؛قُلْ لَهُ:أَجْعَلُهُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنْ أُولَئِکَ رَفِيقاً"(16)

"جس وقت جناب موسیٰ نے حج کے اعمال انجام دیئے تو جبرئیل علیہ السلام ان پر نازل ہوئے جناب موسیٰ نے ان سے پوچھا:

اے جبرئیل علیہ السلام !

جو شخص اس گھر کا حج سچی نیت اور پاک خرچ سے بجا لائے اس کی جزا کیا مقرر ہوئی ہے جبرئیل کچھ جواب دیئے بغیر خدا وند عالم کی بارگاہ میں واپس گئے (اور اس کا جواب دریافت کیا) خداوند عالم نے ان پر وحی کی اور فرمایا: موسیٰ سے کہو کہ میں ایسے شخص کو ملکوت اعلیٰ میں پیغمبروں صدیقوں، شھدا اور صالحین کا ہم نشین قرار دوں گا اور وہ بہترین رفیق اور دوست ہیں"۔

نور میں وارد ہونا

عبد الرحمان بن سمرۃ کہتے ہیں: ایک روز میں حضرت پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَائِبَ"۔

میں نے گذشتہ رات عجائبات کا مشاہدہ کیا۔

ہم نے عرض کی کہ اے رسول خدا ﷺ! ہماری جان ہمارا خاندان اور ہماری اولاد آپ ﷺ پر فدا ہوں آپ نے کیا دیکھا ہم سے بھی بیان فرمایئے:

فقال

رَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ظُلُمَةٌ وَمِنْ خَلْفِهِ ظُلْمَةٌ وَعَنْ يَمِينِهِ ظَلُمَةٌ وَعَنْ شِمَالِهِ ظُلُمَةٌ وَمِنْ تَحْتِهِ ظُلْمَةٌ ، مُسْتَنْقِعاً فِي الظُّلْمَةِ فَجَاءَ هُ حَجُّهُ وَعُمْرَتُهُ فَأَخْرَجَاهُ مِنَ الظُّلْمَةِ وَأَدْخَلاهُ فِي النُّورِ[17]

"فرمایا: میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سامنے سے، پشت سے، دائیں اور بائیں سے، اور قدموں کے نیچے سے، اسے تاریکی نے گھیر رکھا تھا اور وہ ظلمت میں غرق تھا اس کا حج اور اس کا عمرہ اس کے پاس آئے اور انھوں نے اسے تاریکی سے نکال کر نور میں داخل کردیا"۔

حق کے حضور حاضری

قالَ عَلِيٌّ علیہ السلام :

اَلْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُاللهِ،وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُكْرِمَ وَفْدَهُ وَيَحْبُوَهُ بِالْمَغْفِرَةِ[18]

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حج اور عمرہ انجام دینے والا خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے والوں میں سے اور خدا پر ہے کہ اپنی بارگاہ میں آنے والے کا اکرام کرے اور اسے اپنی مغفرت و بخشش میںشامل قرار دے''۔

خداوند عالم کی میزبانی

قال الصّادق علیہ السلام :

إِنَّ ضَيْفَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ حَجَّ وَ اعْتَمَرَ فَهُوَ ضَيْفُ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ[19]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

"جو شخص حج یا عمرہ بجالائے وہ خدا کا مہمان ہے اور جب تک وہ اپنے گھر واپس نہ ہو جائے اس کا مہمان باقی رہتا ہے''۔

حج اور جہاد

قال رسول اللہ ﷺ :

جِهٰادُ الْكَبيرِ وَالصَّغيرِ وَالضَّعيفِ وَالْمَرأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ[20]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"عورتوں اور کمزور لوگوں کا حج اور عمرہ بڑا جہاد اور چھوٹا جہاد ہے"۔

حج عمرہ سے بہتر ہے

قال رسول اللہ ﷺ :

اِعْلَمْ اَنَّ الْعُمْرَةَ هِيَ الْحَجُّ الأَصْغَرُ،وَاَنَّ عُمْرَةً خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيٰا وَمٰا فيهٰا وَحَجَّةً خَيْرٌ مِنْ عُمْرَةٍ[21]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا:

"جان لو کہ عمرہ حج اصغر ہے اور بلا شبہ عمرہ دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان سب سے بہتر ہے، نیز یہ بھی جان لو کہ حج عمرہ سے بہتر ہے"۔

گناہ دُھل جاتے ہیں

قال رسول اللہ ﷺ :

اَیُّ رَجُلٍ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِه حٰاجاًاَوْ مُعْتَمِراً، فَكُلَّمٰا رَفَعَ قَدَماًوَ وَضَعَ قَدَماً،تَنٰاثَرَتِ الذُّنُوبُ مِنْ بَدَنِهِ كَمٰايَتَنٰا ثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ،فَاِذٰا وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ وَصٰافَحَنی بِالسَّلٰامِ،صٰافَحَتْهُ الْمَلاٰئِكَةُ بِالسَّلٰامِ،فَاِذٰا وَرَدَ ذٰاالْحُلَيْفَةَ وَاغْتَسَلَ،طَهَّرَه اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوبِ،وَاِذٰا لَبِسَ ثَوْبَيْنِ جَدِيدَيْنِ،جَدَّدَ اللّٰهُ لَهُ الْحَسَنٰاتِ وَ اِذٰا قٰالَ:اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، أَجٰابَهُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ:''لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ،اَسْمَعُ كَلاٰمَكَ وَاَنْظُرُ اِلَيْكَ،فَاِذٰا دَخَلَ مَكَّةَ وَ طٰافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفٰاوَالْمَرْوَةِ وَصَلَ اللّٰهُ لَهُ الْخَيْرٰاتِ[22]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جو شخص حج و عمرہ کے لئے اپنے گھر سے باھر نکلتا ہے پس جو قدم بھی وہ اٹھاتا اور زمین پر رکھتا ہے اس کے بدن سے گناہ یوں گرتے جاتے ہیں جیسے درختوں سے پتے چھڑتے ہیں،

پس جب وہ شخص مدینہ میں وارد ھوتا ہے اور سلام کے

ذریعہ مجھ سے مصافحہ کرتا ہے تو فرشتے بھی سلام کے ذریعہ اس سے ہاتھ ملاتے ہیں اور مصافحہ کرتےہیں اور جب وہ ذو الحلیفہ (مسجد شجرہ) میںؒوارد ھو کر غسل کرتا ہے تو خداوند عالم اسے گناہوں سے پاک کردیتا ہے۔ جب وہ احرام کے دو جامہ اپنے تن پر لپٹتا ہے تو خداوند عالم اسے نئے حسنات اور ثواب عطا کرتا ہے جب وہ "لبیک اللھم لبیک "کھتا ہے تو خداوند عزوجل اسے جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے "لبیک و سعدیک" میں نے تیرا کلام اور تیری آواز سنی اور (عنایت کی نظر) تجھ پر ڈال رہا ہوں اور جب وہ مکہ میں وارد ھوتا ھے اور طواف نیز صفا و مروہ کے درمیان سعی انجام دیتا ہے تو خداوند عالم ہمیشہ کی نیکیاں اور خیرات اس کے شامل حال کر دیتا ہے"۔

دعا کی قبولیت

قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

اَرْبَعَةٌ لا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتّٰی تُفْتَحَ لَهُمْ اَبْوٰابُ السَّمٰاءِ وَتَصیرَ إِلَی الْعَرْشِ:

اَلْوٰالِدُ لِوَلَدِهِ،وَالْمَظْلُومُ عَلٰی مَنْ ظَلَمَهُ، وَالْمُعْتَمِرُحَتّٰی یَرْجِعَ ، والصّٰائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ [23]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"چار لوگ ایسےہیں جن کی دعا رد نھیںھوتی یھاں تک کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جاتےہیں اور دعائیں عرش الٰھی تک پہنچ جاتیہیں:

۱۔ باپ کی دعا اولاد کے لئے،

۲۔ مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف،

۳۔ عمرہ کرنے والے کی دعا جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس آجائے۔

۴۔ روزہ دار کی دعا یھاں تک کہ وہ افطار کرلے۔

دنیا بھی اور آخرت بھی

قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

مَنْ اَرَادَا لِدُّنْيٰاوَالآخِرَةَ فَلْيَؤُمَّ هٰذَاالبَيْتَ،فَمٰا أتٰاهُ عَبْدٌ يَسْأَلُ اللهَ دُنْيٰا اِلاَّ أَعْطٰاهُ اللهُ مِنْهٰا،وَلايَسْأَلُهُ آخِرَةً اِلاَّادَّخَرَلَهُ مِنْهٰا[24]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جو شخص دنیا اور آخرت کو چاھتا ہے وہ اس گھرکی طرف آنے کا ارادہ کرے بلاشبہ جو بھی اس جگہ پر آیا اور اس نے خدا سے دنیا مانگی تو خداوند عالم نے اس کی حاجت پوری کردی نیزیہ کہ اگر خداوند عالم سے اس نے آخرت طلب کی تو خداوند عالم نے اس کی یہ دعا بھی قبول کی اور اسے اس کے لئے ذخیرہ کردیا"۔

آگاھی کے ساتھ حج

قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :في خُطْبَتِهِ يَوْمَ الْغَدِير: مَعٰاشِرَ النّٰاسِ، حُجُّواالْبَيْتَ بِكَمٰالِ الدّينِ وَالتَّفَقُّه، وَلا تَنْصَرِفُواعَنِ الْمَشٰاهِدِ اِلاَّ بِتَوْبَةٍ وإقْلاٰعٍ۔[25]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یوم غدیر کے خطبہ میں فرمایا:

"اے لوگو! خانہ خدا کا حج پوری آگاھی اور دینداری سے کرو، اوران متبرک مقامات سے توبہ اور گناہوں کی بخشش کے بغیر واپس نہ لوٹو"۔

شرط حضور

قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام كانَ أَبِي يَقُولُ:

مَنْ أَمَّ هَذَاالْبَيْتَ حاجّاً أَوْمُعْتَمِراًمُبَرّاًَ مِنَ الْكِبْرِ رَجَعَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَهَيْئَةِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ[26]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص حج یا عمرہ کے لئے اس گھرکی طرف روانہ ہو اور خود کو کبر و خودپسندی سے دور رکھے تو وہ گناہوں سے اسی طرح پاکہو جاتا ہے جیسے اسے اس کی ماں نے ابھی پیدا کیا ہو"۔

حج کی برکتیں

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ:قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام :

حَجُّوا وَاعْتَمِرُوا،تَصِحَّ أَبْدَانُكُمْ،وَتَتَّسِعَ أَرْزَاقُكُمْ،وَتُكْفَوْا مَؤُونَاتِ عِيَالِكُمْ،وَقَالَ:الْحَاجُّ مَغْفُورٌ لَهُ وَمَوْجُوبٌ لَهُ الْجَنَّةُ،وَمُسْتَأْنَفٌ لَهُ الْعَمَلُ،وَمَحْفُوظٌ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ[27]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ:حج اور عمرہ بجالاوتاکہ تمھارے جسم سالم،تمھاری روزیاں زیادہ اور تمھارے خانوادہ اور زندگی کا خرچ پورا ہو آپ مزید فرماتے تھے:حاجی بخش دیا جاتا ہے جنت اس پر واجب ہو جاتی ہے ، اس کا نامہ عمل پاک کر کے پھر سے لکھا جاتا ہے اور اس کا مال اور خاندان امان میں رہتے ہیں"۔

جو حج قبول نھیں

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ علیہ السلام قَالَ:

مَنْ أَصَابَ مَالاً مِنْ أَرْبَعٍ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهِ فِي أَرْبَعٍ: مَنْ أَصَابَ مَالاً مِنْ غُلُولٍ أَوْ رِبًا أَوْ خِيَانَةٍأَوْ سَرِقَةٍ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ فِي زَكَاةٍ وَلاٰ صَدَقَةٍ وَلاٰحَجٍّ وَلاٰ عُمْرَةٍ[28]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص چار طریقوں سے مال اور پیسہ حاصل کرے اس کا خرچ کرنا چار چیزوں میں قبول نھیں ہے :

جو شخص آلودگی اور فریب کی راہ سے، سود کے ذریعہ، خیانت کے ذریعہ اور چوری کے ذریعہ پیسہ حاصل کرے تو اس کی زکات ، صدقہ،حج اور عمرہ کرنا قبول نھیں ہے''۔

مال حرام کے ذریعہ حج

قال أبو جعفر علیہ السلام :

لا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَجّاًوَلاٰعُمْرَةً مِنْ مالٍ حَرامٍ[29]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خداوند عالم حرام مال کے ذریعہ کئے جانے والے حج و عمرہ کو قبول نھیں کرتا "۔

حاجی کا اخلاق

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ:

مَا يُعْبأُ مَنْ يَسْلُکُ هَذَا الطَّرِيقَ اِذَا لَمْ يَکُنْ فِيْهِ ثَلاثُ خِصَالٍ: وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ،وَحِلْمٌ يَمْلِکُ بِهِ غَضَبَهُ،وَ حُسْنُ الصُّحْبَةِ لِمَنْ صَحِبَهُ(30)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص حج کے لئے اس راہ کو طے کرتا ہے اگر اس میں تین خصلتیں نہوں تو وہ خدا کی توجہ کا مرکز نھیں بنتا:

۱۔تقویٰ وپرہیز گاری جو اسے گناہ سے دور رکھے۔

۲۔صبر و تحمل جس کے ذریعہ وہ اپنے غصہ پر قابو رکھے۔

۳۔اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک۔

کامیاب حج

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَمْ يَرْفَثْ وَلَمْ يَفْسُقْ يَرْجِعُ کَهَيْئَةِ يَومٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ(31)

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جس نے حج یا عمرہ کیا اورکوئی فسق وفجور انجام نہ دیا تو وہ اس شخص کی طرح پاک واپس ہوتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی پیدا کیا ہے"۔

حج کی قسمیں

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ:

الْحَجُّ حَجَّانِ:حَجُّ اللهِ،وَحَجُّ لِلنَّاسِ،فَمَنْ حَجَّ لِلّٰهِ کَانَ ثَوَابُهُ عَلَی اللهِ الْجَنَّةَ،وَمَنْ حَجَّ لِلنَّاسِ کَانَ ثَوَابُهُ عَلَی النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ(32)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حج کی دو قسمیں ہیں:

"خدا کے لئے حج اور لوگوں کے لئے حج،پس جو شخص خدا

کے لئے حج بجالایا اس کی جزا وہ خدا سے جنت کی شکل میں حاصل کرے گا اور جو شخص لوگوں کے دکھانے کے لئے حج کرتا ہے اس کی جزا قیامت کے دن لوگوں کے ذمہ ہے"۔

حاجیوں کی قسمیں

معاویہ ابن عمار کہتے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

الْحَاجُّ يَصْدُرُونَ عَلَى ثَلاثَةِ أَصْنَافٍ:فَصِنْفٌ يَعْتِقُونَ مِنَ النَّارِ،وَصِنْفٌ يَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ،وَصِنْفٌ يُحْفَظُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ،فَذَلِكَ أَدْنَى مَا يَرْجِعُ بِهِ الْحَاجُّ۔[33]

"حاجی تین قسم کے ہوتے ہیں:

ایک گروہ جہنم کی آگ سے رہائی پاتا ہے،دوسرا گروہ گناہوں سے اس طرح پاکھوتا ہے جیسے وہ ابھی اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو، اور تیسرا گروہ وہ ہے کہ اس کا خاندان اور اس کا مال محفوظ ہوجاتا ہے اور یہ وہ کمترین جزا ہے جس کے ساتھ حاجی واپس ہوتے ہیں"۔

ناکام حاجی

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

يَأتِي عَلَى النَّاسِ زمانٌ يَحُجُّ أغنياءُ أمَتِي لِلنُّزهَةِ،وَأَوْساطُهُمْ لِلْتِجارةِ،وقُرّاؤُ هُمْ للرِيّاءِ وَالسَّمْعَةِ وَفُقَرائُهُم لِلمسا ٔلةِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ میری امت کے دولت مند لوگ سیر و تفریح کے لئے اور درمیانی طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے قاری حضرات ریاکاری اور شہرت کے لئے اور فقرا مانگنے کے لئے حج کو جائیں گے"۔

اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سلوک

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام :

وَطِّنْ نَفْسَكَ عَلَى حُسْنِ الصِّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ فِي حُسْنِ خُلْقِكَ،وَكُفَّ لِسَانَكَ،واكْظِمْ غَيْظَكَ،وَأَقِلَّ لَغْوَكَ،وَتَفْرُشُ عَفْوَكَ، وَتَسْخُو نَفْسَكَ[34]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"خود کو آمادہ کرو تاکہ جس شخص کے بھی ہمراہ سفر کرو اچھے اور خوش اخلاق ساتھی رہو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے غصہ کو پی جاو، بیہودہ و بے فائدہ کام کم کرو، اپنی بخشش کو دوسروں کے لئے وسیع کرو، اور سخاوت کرنے والے رہو"۔

راہ کی اذیت

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ:

مَنْ أَمَاطَ أَذًى عَنْ طَرِيقِ مَكَّةَ كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً وَمَنْ كَتَبَ لَهُ حَسَنَةً لَمْ يُعَذِّبْهُ[35]

امام جعفر صادق نے فرمایا:
"جو شخص مکہ کی راہ میں اذیت و تکلیف اٹھائے خداوند عالم اس کے لئے نیکی لکھتا ہے اور جس شخص کے لئے خداوند عالم نیکی لکھتا ہے اسے عذاب نھیں دیتا"۔

حج کی راہ میں موت

قال الصادق علیہ السلام :

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام

قَالَ: مَنْ مَاتَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ذَاهِباًاَوْ جَائِياً أَمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[36]

عبد اللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"جو شخص مکہ کی راہ میں جاتے وقت یا واپسوتے وقت مرجائے وہ قیامت کے دن کے عظیم خوف ہراس سے امان میں رہے گا"۔

حج میں انفاق کرنا

قال الصادق علیہ السلام :

"دِرْهَمٌ فِي الْحَجِّ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفَيْ أَلْفٍ فِيمَا سِوَى ذَلِکَ مِنْ سَبِيلِ اللهِ"[37]

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
"حج کی راہ میں ایک درہم خرچ کرنا حج کے علاوہ کسی اور دینی راہ میں بیس لاکھ درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے"۔

احرام کا فلسفہ

عَنِ الرِّضَا علیہ السلام :

فَإنْ قَالَ:فَلِمَ أُمِرُوا بِالإحْرَامِ؟قيل:لِأَ ن يَتَخَشَّعُوا قَبْلَ دُخُولِ حَرَمَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَمْنِهِ وَلِئَلاَّ يَلْهُوا وَيَشْتَغِلُوا بِشَىْءٍ مِنْ أمُرِ الدُّنْيا وَزِينَتِهَا وَالَذَّاتِهَا وَيكُونُوا جَادِّينَ فِيمَا هُمْ فِيهِ قَاصِدِينَ نَحْوَهُ،مُقْبِلِينَ عَلَيْهِ بِكُلِّيَّتِهِمْ،مَعَ مَا فِيهِ مِنَ التَّعْظِيمِ لِلّهِ تَعَالی وَلِبَيْتِهِ،وَالتَّذَلُّلِ لِأَنْفُسِهِمْ عِنْدَ قَصْدِ هِمْ إِلَى اللهِ تَعَالیٰ وَوِفَادَتِهِمْ إِلَيْهِ، رَاجِينَ ثَوَابَهُ،رَاهِبِينَ مِنْ عِقَابِهِ،مَاضِينَ نَحْوَهُ مُقْبِلِينَ إِلَيْهِ بِالذُّلِّ وَالِاسْتِكَانَةِ وَالْخُضُوعِ[38]

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر یہ کہا جائے کہ لوگوں کو احرام پہننے کا حکم کیوں دیا گیا ہے ؟ تو یہ کہا جائے گا کہ :اس لئے کہ لوگ اللہ کے حرم اور امن وامان کی جگہ میں واردھونے سے پھلے خاشع اور منکسر مزاجھوں ، امور دنیا ،اس کی لذتوںاور زینتوں میں سے کسی بھی چیز میں خودکو مشغول نہ کرےں جس کام کے لئے آئے ہیںاور جس کا ارادہ رکھتے ہیں اس پر صابر رہیں اورپورے وجود سے اس پر عمل کریں۔ اس کے علاوہ احرام میں خدااور اس کے گھر کی تعظیم۔ اپنی فروتنی اور باطنی ذلت وحقارت ، خدا کی طرف قصد اور اس کے حضور واردھونا ہے،جب کہ وہ اس سے جزا کی امید رکھتے ہیں اس کے عقاب اور سزا سے خوف زدہ ہیں اور انکسار وفروتنی اور ذلت خواری کی حالت میں اس کی طرف رخ کئے ہوئے ہیں"۔

احرام کا ادب

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام :

إِذَا أَحْرَمْتَ فَعَلَيْکَ بِتَقْوَى اللهِ،وَذِکْرِ اللهِ کَثِيراً،وَقِلَّةِ الْکَلامِ إِلاَّ بِخَيْرٍ،فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنْ يَحْفَظَ الْمَرْءُ لِسَانَهُ إِلاَّ مِنْ خَيْرٍ[39]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب محرمھو جاو تو تم پر لازم ہے کہ باتقوی رہو ، خدا کو بہت یاد کرو ، نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کرو کہ بلا شبہ حج اور عمرہ کا کاملھونا یہ ہے کہ انسان اپنی زبان کو نیکی کے علاوہ کسی اور امر میں نہ کھولے "۔

حقیقی لبیک

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبّى اِلاَّ لَبّٰی مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمٰالِهِ مِنْ حَجَرٍأَوْ شَجَرٍأَوْمَدَرٍحَتّٰى تَنْقَطِعَ الاَرْضُ مِنْ هٰا هُنَا وَهٰاهُنَا[40]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"کوئی شخ-ص لبیک نھیں کہتا مگر یہ کہ اس کے دائیں بائیں، پتھر درخت، ڈھیلے اس کے ساتھ لبیک کہتے ہیں یھاں تک کہ وہ زمین کو یھاں سے وہاں تک طے کر لے"۔

حج کا نعرہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : أَتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ يَأْ مُرُکَ اَنْ تَأْمُرَ أَصْحَابَکَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ[41]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جبرئیل میرے پاس آئے اور کھا کہ خداوند عالم آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنے ساتھیوں اور اصحاب کو حکم دیں کہ بلند آواز سے لبیک کہیں کیونکہ یہ حج کا نعرہ ہے"۔

معرفت کے ساتھ وارد ھونا

قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام :

مَنْ دَخَلَ هَذَا الْبَيْتَ عَارِفاً بِجَمِيعِ ما أَوْجَبَهُ اللّٰه عَلَيْهِ کٰانَ أَمِناً فِي الآخِرَةِ مِنَ الْعَذَابِ الدّٰائِمِ[42]

امام محمد باقر عليه السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص اس گھر میں اس عرفان کے ساتھ داخل ہو کہ جو کچھ خداوند عالم نے اس پر واجب کیا ہے اس سے آگاہ رہے تو قیامت میں دائمی عذاب سے محفوظ رہے گا"۔

خدا کے غضب سے امان

عبد اللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق ں سے پوچھا: "کہ خداوند عالم کا ارشاد (ومن دخله كان آمناً)[43]

"یعنی جو شخص اس میں داخل ھو وہ امان میں ہے اس سے مراد گھر ہے یا حرم؟

قَالَ:مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ مِنَ النَّاسِ مُسْتَجِيراً بِهِ فَهُوَ آمِنٌ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ۔۔۔۔[44]

"امام ؑ نے فرمایا: جو شخص بھی حرم میں داخل ہو اور وہاں پناہ حاصل کرے وہ خدا کے غضب سے امان میں رہے گا"۔

مکہ خدا و رسول کا حرم

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ:

مَكَّةُ حَرَمُ اللهِ وَحَرَمُ رَسُولِهِ وَحَرَمُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ ،الصَّلاۃُ فِيهَابِمِائَةِ أَلْفِ صَلاۃٍ، وَالدِّرْهَمُ فِيهِ بِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَم،وَالْمَدِينَةُ حَرَمُ اللهِ وَحَرَمُ رَسُولِهِ وَحَرَمُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَاالصَّلاۃُ فِيهَا بِعَشَرَةِ آلاٰف صَلاۃٍ وَ الدِّرْهَمُ فِيهَا بِعَشَرَةِ آلاٰفِ دِرْهَمٍ[45]

امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہیں:

"مکہ خدا وندعالم، اس کے رسول ﷺ (پیغمبر اکرم ﷺ) اور امیر المومنین کا حرم ہے اس میں ایک رکعت نماز ادا کرنا ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے۔ ایک درہم انفاق کرنا ایک لاکھ درہم
خیرات کرنے کے برابر ہے۔ مدینہ (بھی) اللہ، اس کے رسول اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب ؑ کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی نماز دس ہزار نماز کے برابر اور خیرات کیا جانے والا ایک درہم دس ہزار درہم کے برابر ہے"۔

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آداب

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ:

إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَادْخُلْهُ حَافِياً عَلَى السَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَالْخُشُوعِ [46]

امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہیں:

"جب تم مسجد الحرام میں داخل ہو تو پابرہنہ اور سکون و وقار نیز خوف الٰہی کے ساتھ داخل ہو"۔

جنت کے محل

قَالَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ :

أَرْبَعَةٌ مِنْ قُصُورِ الْجَنّةِ فِي الدُّنْيَا:الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ،وَمَسْجِدُ الرَّسُولِ ﷺ ، وَ مَسْجِدُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمَسْجِدُ الْكُوفَةِ؛[47]

حضرت علی ابن ابی طالب ؑ فرماتے ہیں:

"چار جگہیں دنیا میں جنت کے محل ہیں:

۱۔مسجد الحرام، ۲۔مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۳۔مسجد الاقصیٰ، ۴۔مسجد کوفہ،

حرمین میں نماز

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَيْبَةَقَالَ:

كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنْ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ،فَكَتَبَ إِلَيَّ: كَانَ رَسُولُ اللهِ يُحِبُّ إِكْثَارَالصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ فَأَكْثِرْفِيهِمَا وَأَتِمَّ[48]

ابراہیم بن شیبہ کہتے ہیں کہ:

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو خط لکھا اور اس میں مکہ اور مدینہ میں پوری نماز ادا کرنے کے سلسلہ میں دریافت کیا امام علیہ السلام نے جواب میں تحریر فرمایا:

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مسجد الحرام اور مسجد النبی میں زیادہ نماز پڑھنا پسند کرتے تھے پس ان دو جگہوں پر نمازیں زیادہ پڑھو اور اپنی نماز بھی پوری ادا کرو"۔

مکہ میں نماز جماعت

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ،عَنْ أَبِيالْحَسَنِ عليه السلام قَالَ:

سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَمَاعَةٍ فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ أَفْضَلُ أَوْ وَحْدَهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ: وَحْدَهُ[49]

احمد ابن محمد ابن ابی نصر کھتے ہیں:

"میں نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے دریافت کیا اگر کوئی شخص مکہ میں نماز جماعت اپنے گھر میں ادا کرے یہ افضل ہے یا مسجد الحرام میں فرادیٰ نماز ادا کرنا افضل ہے فرمایا: فرادیٰ (مسجد الحرام میں)"۔

اہل سنت کے ساتھ نماز

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ،قَالَ:

"قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام :يَا إِسْحَاقُ أَ تُصَلِّي مَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ:صَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّ الْمُصَلِّي مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ"[50]

اسحاق ابن عمار کہتے ہیں:

"امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ: اے اسحاق! کیا تم ان لوگوں (اہل سنت) کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں! حضرت علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو بلاشبہ جو شخص ان لوگوں کے ہمراہ پہلی صف میں نماز پڑھے وہ اس مجاھد کے مانند ہے جو خدا کی راہ میں تلوار چلا رہا ہو اور دشمنان دین کے ساتھ جنگ کر رہا ہو"۔

کعبہ چوکور کیوں ہے؟

رُوِيَ أَنَّهُ إِنَّمَا سُمِّيَتْ كَعْبَةً لِأَنَّهَا مُرَبَّعَةٌ وَصَارَتْ مُرَبَّعَةً لِأَنَّهَا بِحِذَاءِ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَهُوَ مَرَبَّعٌ وَصَارَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ مُرَبَّعاً لِأَنَّهُ بِحِذَاءِ الْعَرْشِ وَهُوَمُرَبَّعٌ، وَصَارَالْعَرْشُ مُرَبَّعاً،لِأَنَّ الْكَلِمَاتِ الَّتِي بُنِيَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ أَرْبَعٌ:وَهِیَ :سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّهِ،وَلاٰ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ۔(۱)[51]

شیخ صدوق فرماتے ہیں:

"ایک روایت میں آیا ہے کہ کعبہ کو کعبہ اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ چوکور ہے اور وہ چوکو اس لئے بنایا گیا ہے کہ اسی کے مقابل (آسمان اول پر) بیت المعمور چوکور بنایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عرش خدا کے مقابل ہے جو چوکور ہے اور عرش خدا بھی اس لئے چوکور ہے کہ اس کی بنیاد اسلام کے چار کلموں پر ہے اور وہ یہ ہیں: "سُبحَانَ اللہِ، وَالحَمدُ للہِ، وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، وَاللہُ اَکبَرُ"۔

کعبہ کی طرف دیکھنا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ:

مَنْ نَظَرَإِلَى الْكَعْبَةِ لَمْ يَزَلْ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ وَتُمْحَى عَنْهُ سَيِّئَةٌ، حَتَّى يَنْصَرِفَ بِبصَرِهِ عَنْهَا[52]

امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا:

"جو شخص کعبہ کی طرف دیکھے ہمیشہ اس کے لئے حسنات لکھے جاتے ہیں اور اس کے گناہ محو کئے جاتے ہیں جب تک وہ اپنی نگاھیں کعبہ سے ہٹا نھیں لیتا"۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ:

النَّظَرُ إِلَى الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ،وَالنَّظَرُ إِلَى الْوَالِدَيْنِ عِبَادَةٌ،وَالنَّظَرُ إِلَى الْإِمَامِ عِبَادَةٌ[53]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے ،ماں باپ کی طرف دیکھنا عبادت ہے، اور امام کی طرف دیکھنا عبادت ہے"۔

الٰھی لمحہ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ:

إِنَّ لِلْكَعْبَةِ لَلَحْظَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ يُغْفَرُ لِمَنْ طَافَ بِهَا أَوْ حَنَّ قَلْبُهُ إِلَيْهَا أَوْ حَسَبَهُ عَنْهَا عُذْرٌ[54]

امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا:

"بلا شبہ کعبہ کے لئے ہر روز ایک لمحہ (ایک وقت) ھے کہ خدا وند عالم اس میں کعبہ کا طواف کرنے والوں اور ان لوگوں کو جن کا دل کعبہ کے عشق سے لبریز ہے نیز ان لوگوں کو جو کعبہ کی زیارت کے مشتاقہیں لیکن ان کی راہ میں رکاوٹیںہیں ، بخش دیتا ہے"۔

برکتوں کا نزول

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ:

إِنَّ لِلّٰهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عِشْرِينَ وَمِائَةَ رَحْمَةٍ مِنْهَا سِتُّونَ لِلطَّائِفِينَ وَأَرْبَعُونَ لِلْمُصَلِّينَ وَعِشْرُونَ لِلنَّاظِرِينَ[55]

امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہیں:

"خدا وند عالم اپنی ایک سو بیس رحمتیں کعبہ کے اوپر نازل کرتا ہے جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ،چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس رحمتیں کعبہ کی طرف دیکھنے والوں کے لئے ہوتی ہیں"۔

دین اور کعبہ کا ربط

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ:

لاٰ يَزَالُ الدِّينُ قَائِماً مَا قَامَتِ الْكَعْبَةُ[56]

امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہیں :

"جب تک کعبہ قائم ہے اس وقت تک دین بھی اپنی جگہ برقرار رہے گا"۔

یہ عمل منع ہے

محمد ابن مسلم کہتےہیں کہ: میںنے امام صادق ؑسے سنا آپ فرما رہے تھے:

قال الصادق ؑ :

لاٗ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ تُرْبَةِ مَا حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِکَ شَيْئاً رَدَّهُ[57]

"کسی شخص کے لئے یہ درست نھیں ہے کہ کعبہ اور اس کے اطراف کی مٹی اٹھائے اور اگر کسی نے اٹھائی ہے تو اسے واپس کردے"۔

کعبہ کا پردہ

عَنْ جعفر،عَنْ أَبيهِ عليهما السلام:

أَنَّ عَلِيّاً کَانَ يَبْعَثُ بِكِسْوَةِ الْبَيْتِ فِي کُلِّ سَنَةٍ مِنَ الْعِرَاقِ[58]

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"بلا شبہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہر سال عراق سے کعبہ کا پردہ بھیجتے تھے"۔

امام زمانہ علیہ السلام کعبہ میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ الْعُمْرِيَّ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - فَقُلْتُ لَهُ:رَأَيْتَ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ؟فَقَالَ:نَعَمْ وَآخِرُ عَهْدِي بِهِ عِنْدَ بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ وَهُوَ يَقُولُ:اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَاوَعَدْتَنِي[59]

عبد اللہ ابن جعفر حمیری کہتے ہیں:

"میں نے محمد بن عثمان عمری سے پوچھا کیا تم نے امام زمانہ علیہ السلام کو دیکھا ؟انھوں نے جواب دیا ہاں!میںنے آخری بار انھیں کعبہ کے نزدیک دیکھا کہ حضرت علیہ السلام فرمارہے تھے اے میرے اللہ!جس چیز کا تونے مجھ سے وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما"۔

حجر اسود

قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

اَلْحَجَرُ يَمِينُ اللهِ فِي الْأَرْضِ،فَمَنْ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْحَجَرِ فَقَدْ بَايَعَ اللهَ اَنْ لاٗ يَعْصِيَهُ[60]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"حجر اسود زمین میں خدا کے داہنے ہاتھ کے مانند ہے پس جو شخص اپنا ہاتھ حجر اسود پر پھیرے اس نے اس بات پر اللہ کی بیعت کی ہے کہ اس کی معصیت ونافرمانی نھیں کرے گا"۔

حجر اسود کو دور سے چومنا

عَنْ سَيْفٍ التَّمَّارِ قَالَ:

قُلْتُ لِأَ بِي عَبْدِ اللهِ أَتَيْتُ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ زِحَاماً فَلَمْ أَلْقَ إِلاَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ:لاٰبُدَّ مِنِ اسْتِلاٰمِهِ فَقَالَ:إِنْ وَجَدْتَهُ خَالِياً وَإِلاَّ فَسَلِّمْ مِنْ بَعِيدٍ(61)

سیف ابن تمار کہتے ہیں"میں نے امام جعفر صادق سے عرض کیا:

"میں حجر اسود کے قریب آیا وہاں جمعیت بہت زیادہ تھی میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ہر ایک سے پوچھا کیا کروں؟ سب نے جواب دیا کہ استلام حجر کرو (حجر اسود کا بوسہ لو)۔میرا فریضہ کیا ہے؟امام نے اس سے فرمایا:اگر حجر اسود کے پاس مجمع نہو تو اسے استلام کرو ورنہ اپنے ہاتھ سے دور سے اشارہ کرو"۔

عدل کا ظہور

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ:

أَوَّلُ مَا يُظْهِرُ الْقَائِمُ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ يُنَادِيَ مُنَادِيهِ أَنْ يُسَلِّمَ صَاحِبُ النَّافِلَةِ لِصَاحِبِ الْفَرِيضَةِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالطَّوَافَ (62)

امام جعفر صادق عليه السلام فرماتے ہیں:

"جو سب سے پہلی چیز امام زمانہ عليه السلام اپنے عدل سے ظاہر کریں گے یہ ہے کہ ان کا منادی پکار کر کھے گا مستحبی طواف کرنے والے اور حجر اسود کو لمس کرنے والے حجر اسوداور اطواف کی جگہ کو واجبی طواف کرنے والو عليه السلام کے لئے خالی کردیں"۔

حرم میں ایثار وفداکاری

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم :

اَبْلِغُوا اَهْلَ مَكَّةَ وَالمجاوِرينَ اَنْ يُخَلُّوا بَيْنَ الحُجّاجِ وَبَيْنَ الطَّوَافِ وَالْحَجرِ الْأَسْوَدِ وَمَقامِ اِبراهِيمَ وَالصَّفِّ الاَوَّلِ مِنْ عَشْرٍ تَبْقىٰ مِنْ ذِي القَعْدَةِ اِلى يَوْمِ الصَّدْرِ(63)

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"اہل مکہ اور اس میں رہنے والوں تک یہ بات پہنچادو کہ ذی القعدہ کے آخری دس دن سے حاجیوں کی واپسی کے دن تک طواف کی جگہ،حجر اسود،مقام ابراہیم عليه السلام اور نماز کی پہلی صف کو حاجیوں کے لئے خالی کردیں"۔

جس بات سے روکا گیا ہے

عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ:

كَانَ بِمَكَّةَ رَجُلٌ مَوْلًى لِبَنِي أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهُ:ابْنُ أَبِي عَوَانَةَ لَهُ عِنَادَةٌ،وَكَانَ إِذَادَخَلَ إِلَى مَكَّةَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَوْأَحَدٌ مِنْ أَشْيَاخِ آلِ مُحَمَّدٍ يَعْبَثُ بِهِ،وَإِنَّهُ أَتَى أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَهُوَ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ:يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ مَا تَقُولُ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ ؟ فَقَالَ:اسْتَلَمَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ:مَا أَرَاكَ اسْتَلَمْتَهُ قَالَ:أَكْرَهُ أَنْ أُوذِيَ ضَعِيفاًأَوْ أَ تَأَذَّى قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اسْتَلَمَهُ قَالَ:نَعَمْ وَلَكِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ إِذَا رَأَوْهُ عَرَفُوا لَهُ حَقَّهُ وَأَنَا فَلاَ يَعْرِفُونَ لِي حَقِّي(١)

حمادبن عثمان کہتے ہیں:

"مکہ میں بنی امیہ کے دوستداروں میں سے ابن ابی عوانہ نام کا ایک شخص رہتا تھا جو اہل بیت علیہم السلام سے کینہ رکھتا تھا اور جب بھی امام جعفر صادق علیہ السلام یا پیغمبر کی اولاد میں سے کوئی (64) بزرگ مکہ آتا تھا وہ اپنی باتوں سے ان کی تحقیر کرتا تھا اور اذیت پہنچاتا تھا۔

ایک روز وہ طواف کی حالت میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور آپ علیہ السلام سے پوچھنے لگا کہ حجر اسود پر ہاتھ پھیرنے سے متعلق آپ علیہ السلام کا نظریہ کیا ہے؟ حضرت علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسح و استلام کرتے تھے، اس شخص نے کہا میں نے آپ علیہ السلام کو استلام حجر کرتے ہوئے نہیں دیکھا، امام علیہ السلام نے جواب دیا:

میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کمزور کو اذیت پہنچاوں یا خود اذیت میں بتلا ہوں اس شخص نے پھر پوچھا: آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا استلام کرتے تھے، امام نے فرمایا: ہاں! لیکن جب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے تھے تو ان کے حق کی رعایت کرتے تھے (یعنی انھیں راستہ دے دیا کرتے تھے) لیکن میرے لئے ایسا نہیں کرتے اور میرا حق نہیں پہچانتے"۔

ھاتھ سے اشارہ

محمد بن عبید اللہ کہتے ہیں:

لوگوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: اگر حجر اسود کے اطراف جمعیت زیادہ ہو تو کیا حجر اسود کو ہاتھ سے مسح کرنے کے لئے لوگوں سے زبردستی کرنا یا جھگڑنا چاہیئے؟

قَالَ: ''إِذَا كَانَ كَذٰلِکَ فَأَوْمِ إِلَيْهِ إِيمَاءً بِيَدِکَ''۔[65]

''امام علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی ایسی صورت ہو، اپنے ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرو (اور گذر جاو)''۔

خواتین کے لئے

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ:

إِنَّ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنِ النِّسَاءِ أَرْبَعاً: الْإِجْهَارَ بِالتَّلْبِيَةِ ، وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَعْنِي الْهَرْوَلَةَ وَدُخُولَ الْكَعْبَةِ وَاسْتِلَامَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ[66]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''بلاشبہ خدا وند عالم نے چار چیزوں کو حج میں عورتوں سے معاف رکھا ہے:

۱۔بلند آواز سے لبیک کہنا،

۲۔صفا و مروہ کے درمیان سعی میں ہرولہ (آہستہ دوڑنا)

۳۔کعبہ کے اندر داخل ہونا ،

۴۔حجر اسود کو لمس کرنا''۔

---

[1] نہج البلاغہ: خ۱۔

[2] وسائل الشیعہ: ۱۱/۱۵۔ نہج البلاغہ: خ۱۔

[3] نہج البلاغہ: خ۱

[4] وسائل الشیعہ: ۱۱/۱۵۔ نہج البلاغہ: خ۱۔

[5] نہج البلاغہ: خ۱۔

[6] بحار الانوار: ۷۵/۱۸۳۔

[7] وسائل الشیعہ: ۱۱/۱۰۳۔ علل الشرایع: ۱/۴۱۱۔

[8] وسائل الشیعہ: ۱۱/۱۰۹۔ ثواب الاعمال: ۲/۷۰۔

[9] وسائل الشیعہ: ۱۱/۱۰۳۔ علل الشرایع: ۱/۴۱۱۔

[10] وسائل الشیعہ:۱۱/۱۰۳۔علل الشرایع:۱/۴۱۱۔

[11] وسائل الشیعہ:۱۱/۱۱۰۔تہذیب الاحکام:۵/۲۳۔

[12] من لایحضرہ الفقیہ:۲/۶۲۰/۳۲۱۴۔

[13] مستدرک الوسائل:۸/۱۸۔، محجۃ البیضاء:۲/۱۴۵۔

[14] سنن ترمذی:۳/۱۷۵/۸۱۹۰۔ محجۃ البیضاء:۲/۱۴۵۔

[15] الکافی:۴/۲۶۲/۴۱۔

[16] من لایحضرہ الفقیہ:۲/۲۳۵/۲۸۷۔

[17] امالی صدوق:۳۰۱/۳۴۲۔مستدرک الوسائل:۸/۳۹۔

[18] وسائل الشیعہ:۴/۱۱۶۔تحف العقول:۱۲۳۔

[19] خصال:۱۲۷/۔وسائل الشیعہ:۱۴/۵۸۶۔

[20] سنن نسائی:۵/۱۱۴۔

[21] معجم الکبیر طبرانی:۹/۴۴/۸۳۳۶۔

[22] الحج العمرۃ فی القرآن والحدیث:۱۴۸/۳۲۵۔

[23] کافی:۲/۵۱۰/۶

[24] مسند الامام زید:۱۹۷۔

[25] الحج العمرۃ فی القرآن والحدیث:۲۵۷/۷۱۸۔

[26] کافی:۴/۲۵۲/۲۔

[27] کافی:۴/۲۵۲/۱۔

[28] امالی صدوق:۴۴۲۔وسائل الشیعہ:۱۱/۱۴۵۔

[29] بحار الانوار:۹۳/۱۲۰۔

[30] کافی:۴/۲۸۶/۲۔

[31] سنن دار قطنی:۲/۲۸۴۔

[32] ثواب الاعمال:۷۴/۱۶۔

[33] تھذیب الاحکام:۵/۲۱/۵۹۔

[34] کافی:۴/۲۸۶/۳۔

[35] کافی:۴/۵۴۷/۳۴۔

[36] تھذیب الاحکام:۵/۲۳/۶۸۔

[37] تھذیب الاحکام:۵/۲۲۔

[38] عیون اخبار الرضا:۲/۲۵۸۔وسائل الشیعہ:۲/۳۱۴۔

[39] کافی:۴/۳۳۷/۳۔

[40] سنن ابن ماجہ:۲/۹۷۵/۲۹۲۱۔

[41] مستدرک الوسائل:۹/۱۷۷/۔سنن دارمی:۱/۴۶۲/۱۷۵۵۔

[42] عوالی اللآلی:۲/۸۴/۲۲۷۔

[43] سورہ آل عمران آیت ۹۶۔

[44] کافی:۴/۲۲۶/۱۔

[45] کافی:۴/۵۸۶/۱۔

[46] کافی:۴/۴۰۱۔

[47] امالی طوسی:۳۶۹۔وسائل الشیعہ:۵/۲۸۲۔

[48] کافی:۴/۵۲۴/۱۔

[49] کافی:۴/۵۲۷۔

[50] وافی:۲/۱۸۲

[51] من لایحضرہ الفقیہ:۲/۱۹۰۔علل الشرائع:۳۹۶و۳۹۸۔

[52] کافی۴/۲۴۰/۴۔

[53] کافی:۵۰/۲۴۰/۴۔

[54] کافی:۳/۲۴۰/۴۔

[55] کافی:۲/۲۴۰/۴۔

[56] کافی:۴/۲۷۱/۴۔

[57] وھی:۲۲۹۔

[58] قرب الاسناد:۴۹۶/۱۳۹۔

[59] من لایحضرہ الفقیہ:۲/۵۲۰۔غیبت شیخ طوسی:۳۶۳۔

[60] الحج والعمرۃ فی القرآن والحدیث:۱۸۵/۱۰۲۔

[61] تھذیب الاحکام :۳۳/۱۰۳/۵۔

[62] کافی:۱/۴۲۷/۴۔

[63] کنز العمال:۱۲۰۲۴/۵۴/۵۔

[64] کافی:۱۷/۴۰۹/۴۔

[65] کافی:۷/۴۰۵/۴۔

[66] من لایحضرہ الفقیہ:۲۵۸۰/۳۲۶/۲۔

خدا کا فخر

قال رسول اللہ ﷺ :

ان اللہ یباھی بالطائفین[67]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں:

"بلا شبہ خداوند عالم طواف کرنے والوں پر فخر ومباھات کرتا ہے"۔

طواف اور رہائی

عَنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ:

فَإِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعاً كَانَ لَکَ بِذَلِکَ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ وَذِكْرٌ يَسْتَحْيِيمِنْکَ رَبُّکَ أَنْ يُعَذِّبَکَ بَعْدَهُ [68]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"پس جب تم نے اللہ کے گھر کا سات مرتبہ طواف کرلیا تو اس کے ذریعہ خداوند عالم کے نزدیک تمھارا عھد اور ذکر ہے کہ خداوند عالم اس کے بعد تم پر عذاب کرنے سے شرم کرے گا"۔

زیادہ باتیں نہ کرو

قَال رَسُولُ اللهِ ﷺ :

إِنَّمَا الطَّوَافُ صَلٰوةٌ،فَإِذَا طُفْتُمْ فَأَقِلُّوا الْكَلاٰمَ[69]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"اللہ کے گھر کا طواف نماز کے مانند ہے پس جب تم طواف کرتے ہو تو باتیں کم کرو"۔

طواف کا فلسفہ

قَال رَسُولُ اللهِ ﷺ :

إِنَّمَاجَعَلَ الطَّوٰافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَرَمْىُ الْجِمٰارِ لإِقٰامَةِ ذِكْرِ اللهِ [70]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"اللہ کے گھر کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی اور رمی جمرات خدا کے ذکر کو قائم کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں''۔

عمل میں نیت کی تاثیر

عَنْ زیاد القندی،قال:قُلْتُ لأبي الحسن علیہ السلام :جُعِلْتُ فِداکَ إنّي أكونُ في الْمَسْجِدِ الْحرامِ، وَأنْظُرُ اِلی النّاسِ يَطوفونَ بالبَيْتِ وأنا قاعِدٌ فاغْتَمُّ لِذلكَ،فقال:

يَازِيَادُ لاٰ عَلَيْکَ فَإنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَؤُمُّ الْحَجَّ لاٰيَزَالُ فِي طَوَافٍ وَسعْيٍ حَتَّى يَرْجِعَ[71]

زیاد قندی (جو ایک مفلوج آدمی تھا) کھتا ہے کہ:

"میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا آپ علیہ السلام پر قربان ہو جاوں میں کبھی مسجد الحرام بیٹھوتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ لوگ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور میں بیٹھا ہوں (طواف نھیں کر سکتا) اس پر میں غم زدہ ہو جاتا ہوں امام علیہ السلام نے فرمایا: اے زیاد! تم پر کوئی ذمہ داری نھیں ہے (غمگین نہ ہو) بلاشبہ مومن جس وقت سے حج کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلتا ہے اس وقت سے ہمیشہ طواف اور سعی کی حالت میں ہے یھاں تک کہ اپنے گھر واپس چلا جائے"۔

انسانی تھذیب کی رعایت

عَنْ سَمَاعَة بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام :سَألْتَهُ عَنْ رَجُلٍ لي عَلَيْهِ مالٌ فغابَ عَنّي زَماناً فَرَأَيْتُهُ يَطوفُ حَولَ الْكَعْبَةَ أفأتَقاضاهُ مالِي؟قَالَ:لاٰ،لاٰ تُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَلاٰ تُرَوِّعْهُ حَتَّى يَخْرُجَ مَنْ الْحَرَمِ۔[72]

سماعۃ ابن مھران کہتے ہیں کہ:

"میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص میرا مقروض ہے اور میں نے ایک مدت سے اسے نھیں دیکھا پس اچانک میں اسے کعبہ کے اطراف میں دیکھتا ہوں کیا میں اس سے اپنے مال کا تقاضہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا نھیں، حتی اسے سلام بھی نہ کرو اور اسے نہ ڈراو یھاں تک کہ وہ حرم سے خارج ہو جائے"۔

نماز، مقام ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک

عَن رَسُولِ اللهِ قال:

فَإِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعاً لِلزِّيَارَةِ وَ صَلَّيْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ضَرَبَ مَلَکٌ كَرِيمٌ عَلَى كَتِفَيْكَ فَقَالَ أَمَّا مَا مَضَى فَقَدْ غُفِرَ لَكَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِشْرِينَ وَمِائَةِ يَوْمٍ[73]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"پس جب تم خانہ کعبہ کے گرد زیارت کا طواف کر لیتے ہو اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک نماز طواف ادا کر لیتے ہو تو ایک کریم وبزرگوار فرشتہ تمھارے شانوں پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے: جو کچھ گزر گیا اور تم نے جو گناہ پھلے انجام دیئے تھے خداوند عالم نے وہ سب بخش دیئے پس اس وقت سے ایک سو بیس دن تک (تم پاک وپاکیزہ رہو گے اب) نئے سرے سے اپنے عمل کا آغاز کرو"۔

امام حسین علیہ السلام مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس

رُئِيَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ،ثُمَّ صَارَ اِلَى الْمَقَامِ فَصَلَّى،ثُمَّ وَضَعَ خَدَّهُ عَلَى الْمَقَامِ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَقُولُ: عُبَيْدُكَ بِبَابِكَ، سَائِلُكَ بِبَابِكَ، مِسْكِينُكَ بِبَابِكَ، يُرَدِّدُ ذٰلِكَ مِرَاراً۔[74]

"لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اللہ کے گھر کا طواف کر رہے تھے اس کے بعد انھوں نے مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی پھر اپنا چھرہ مقام ابراہیم پر رکھا اور روتے ہوئے خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پالنے والے! تیرا حقیر بندہ تیرے دروازہ پر ہے، تیرا فقیر تیرے دروازہ پر ہے، تیرا مسکین تیرے دروازہ پر ہے، اور آپ علیہ السلام ان جملوں کو باربار دھرا رہے تھے"۔

ہمراہیوں کی مدد

عن اِبراهيم الخثعمي قال:قُلْتُ لأبي عبد الله علیہ السلام :إِنَّاإِذَا قَدِمْنَا مَكَّةَ ذَهَبَ أَصْحَابُنَا يَطُوفُونَ وَيَتْرُكُونِّي أَحْفَظُ مَتَاعَهُمْ قَالَ أَنْتَ أَعْظَمُهُمْ أَجْراً۔[75]

اسماعیل خثعمی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

"ھم جب مکہ میں وارد ھوئے تو ہمارے ساتھی مجھے اپنے سامان کے پاس چھوڑ کر طواف کے لئے چلے گئے تاکہ میں ان کے سامان کی حفاظت کروں، امام علیہ السلام نے فرمایا: تمھارا ثواب ان سے زیادہ ہے"۔

آب زمزم ہر درد کی دوا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

مَاءُ زَمْزَمَ دَوَاءٌ لِمَا شُرِبَ لَهُ[76]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"زمزم کا پانی ہر اس درد کی دوا ہے جس کی نیت سے وہ پیا جائے"۔

زمین کا بہترین پانی

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام :

مَاءُ زَمْزَمَ خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ[77]

حضرت علی عليه السلام نے فرمایا:

"آب زمزم روئے زمین پر بہترین پانی ہے"۔

حجر اسماعیل

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ:

الْحِجْرُ بَيْتُ إِسْمَاعِيلَ وَفِيهِ قَبْرُ هَاجَرَ وَقَبْرُ إِسْمَاعِيلَ[78]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

"حجر، جناب اسماعیل عليه السلام کا گھر ہے اور اس میں آپ عليه السلام کی اور آپ کی والدہ جناب ہاجرہ عليها السلام کی قبر ہے"۔

عن أبي عبد الله عليه السلام قال:

إن إسماعيل عليه السلام تُوُفِّيَ وَهُوَ اِبنُ مائَةَ وَثَلاثِينَ سَنَة وَدُفِنَ بِالحِجْر مَعَ أُمِّه[79]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

"جناب اسماعیل عليه السلام نے ایک سو تیس سال کے بعد وفات پائی اور اپنی والدہ کے ہمراہ حجر میں دفن کئے گئے"۔

حطیم

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں: میں نے حطیم کے بارے میں امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا:

فَقَالَ هُوَ مَا بَيْنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَبَيْنَ الْبَابِ"۔

"آپ عليه السلام نے فرمایا: یہ حجر اسود اور در کعبہ کے درمیان ہے" میں نے سوال کیا کہ اسے حطیم کیوں کہتے ہیں؟

فَقَالَ لِأَ نَّ النَّاسَ يَحْطِمُ بَعْضُهُمْ بِعْضاً هُنَاکَ۔[80]

"فرمایا: اس لئے کہ لوگ اس جگہ ایک دوسرے کو (کثرت جمعیت کی وجہ سے) دباتے ہیں"۔

ملتزم

قٰالَ رَسُولُ اللّٰہ ﷺ :

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقٰامِ مُلْتَزَمٌ مٰايَدْعُوا بِهِ صٰاحِبُ عٰاهَةٍ اِلاّٰ بَرِئَ(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ملتزم ہے کوئی بھی بیماری اور مشکل میں بتلا شخص وہاں دعا نھیں کرتا مگر یہ کہ اس کی حاجت پوری ہوتی ہے"۔

مستجار

قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام :

بَنىٰ إبْراهِيمُ الْبَيْتَوَجَعَلَ لَهُ بٰابَيْنِ بٰابٌ إِلَى الْمَشْرِقِ وَ بٰابٌ إِلَى الْمَغْرِبِ،وَالْبٰابُ الَّذِي إِلَى الْمَغْرِبِ يُسَمَّى الْمُسْتَجٰارَ[81]

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جناب ابراہیم خلیل ؑنے کعبہ کی تعمیر فرمائی اور اس کے لئے دو دروازے بنائے، ایک در مشرق کی طرف ، اور ایک در مغرب کی طرف، جودر مغرب کی طرف ہے اسے مستجار کہتے ہیں''۔

رکن یمانی

رَأَيْنٰاکَ تُكْثِرُ اِسْتِلاٰمَ الرُّكْنِ الْمَيٰانِيِّ فَقٰالَ: مٰا اَتَيْتُ عَلَيْهِ قَطُّ اِلاّٰ وَجَبْرَئِيلُ قٰائِمٌ عِنْدَهُ يَسْتَغْفِرُ لِمَنْ اسْتَلَمَهُ۔[82]

عطا کہتے ہیں:

" لوگوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھا ہم بہت دیکھتےہیں کہ آپ ﷺ رکن یمانی کا بوسہ لے رہےہیں فرمایا: میں ہر گز رکن یمانی کے پاس نھیں آیا مگر یہ کہ میں نے دیکھا کہ جبرئیل علیہ السلام وہاں کھڑے ہیں اور جو لوگ اسے چوم رہےہیں ان کے لئے مغفرت کی دعا کر رہےہیں"۔

سعی کی جگہ

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ؑ يَقُولُ:

مَا مِنْ بُقْعَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمَسْعَىٰ لِأَنَّهُ يُذِلُّ فِيهَا كُلَّ جَبَّارٍ[83]

امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا: "کوئی بھی جگہ خداوند عالم کے نزدیک سعی کی جگہ سے محبوب اور پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ وہاں ہر جبار و ستم گر ذلیل خوار ہوتا ہے"۔

مقبول شفاعت

قَالَ عَلِيُّبْنُ الْحُسَيْنِ ؑ :

السَّاعِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَشْفَعُ لَهُ

الْمَلَائِكَةُ فَتُشَفَّعُ فِيهِ بِالإِيجَابِ[84]

امام زین العابدین ؑ فرماتے ہیں:

"فرشتہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی (خدا سے) شفاعت طلب کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول ہوتی ہے"۔

ہرولہ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ قَالَ:

صَارَ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِأَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَرَضَ لَهُ إِبْلِيسُ فَأَمَرَهُ جَبْرَئِيلُ ؑ ، فَشَدَّ عَلَيْهِ فَهَرَبَ مِنْهُ،فَجَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ - يعنى بِالْهَرْوَلَةِ -[85]

امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا:

"صفا و مروہ کے درمیان سعی میں (ہرولہ) اس لئے ہے کہ ابلیس نے خود کو وہاں جناب ابراہیم ؑ پر ظاہر کیا اس وقت جبرئیل ؑ نے جناب ابراہیم ؑ کو شیطان پر حملہ کا حکم دیا آپ ؑ نے اس پر حملہ کیا تو وہ بھاگا اس وجہ سے ہرولہ سنت بن گیا"۔

صفا ومروہ کے درمیان بیٹھنا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ :

لاٰ يَجْلِسُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إلاَّ مَنْ جهدَ[86]

امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا:

"صفا ومروہ کے درمیان نہ بیٹھے مگر وہ شخص جو تھک جائے''۔

اہل عرفات پر فخر

قال رسول الله ﷺ :

''إنّ الله عَزَّوَجَلَّ يُباهي مَلائِكَتَهُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِاَهْلِ عَرَفَةَ فيَقُولُ:

أنْظُرُوا اِلى عِبادي ا َتَوْني شُعْثاً غُبْراً''[87]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بلا شبہ خداوند عالم روز عرفہ کے عصر کے وقت اہل عرفات کے سلسلہ میں فرشوں سے فخر ومباھات کرتا ہے اور فرماتا ہے :میرے بندوں کو دیکھو جو پریشاں حال اور غبار آلود میرے پاس آئے ہیں"۔

مشعر الحرام

قال رسول الله ﷺ : - وَهُوَ بِمِنىً -:

''لَوْ يَعْلَمُ اَهْلُ الجَمْعِ بِمَنْ حَلُّوا أَوْبِمَنْ نَزَلُوا لاَ سْتَبْشَرُوا بالفَضْلِ مِنْ رَبِّهِمْ بَعْدَ المغْفِرَةِ''[88]

رسول خدا ﷺ جب منیٰ میںتشریف فرماتھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اہل مشعر جان لیتے کہ کس کی بارگاہ میں آئے ہیں اور کس لئے آئے ہیں تو مغفرت اور بخشش کے بعد خدا کے فضل کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو بشارت دیتے"۔

منیٰ

قال الصادق ؑ :

''إِذَا أَخَذَ النَّاسُ مَوَاطِنَهُمْ بِمِنًى،نَادَى مُنَادٍمِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ:إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ أَرْضَى فَقَدْ رَضِيتُ'' [89]

امام جعفر صادق ؑ فرماتےہیں:

"جب لوگ منیٰ میں اپنی جگہ ٹھہر جاتے ہیں تو منادی
خداوند عالم کی جانب سے ندا دیتا ہے اگر تم یہ چاہتے تھے کہ میں تم سے راضیہو جاوں تو میں تم سے راضیہو گیا"۔

شیطان کو کنکریاں مارنا

قالَ الصَّادِقُ عليه‌السلام :
"إنَّ عِلَّةَ رَمْيِ الْجَمَراتِ أَنَّ إِبْراهِيم عليه‌السلام تَراءیٰ لَهُ إِبْلِيسُ عِنْدها فَأمَرهُ جَبْرائيلُ بِرَمْيِه بِسَبعِ حَصَياتٍ وَأَنْ يُكَبِّر مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَفَعَلَ وَجَرَتْ بِذلِکَ السُّنَةِ"(90)

امام جعفر صادق عليه‌السلام فرماتے ہیں:
"ان جمرات کو کنکریاں مارنے کی وجہ یہ ہے کہ ابلیس وہاں پر حضرت ابراہیم عليه‌السلام کے سامنے ظاهر هوا اس وقت جبرئیل عليه‌السلام نے جناب ابراهیم عليه‌السلام کو حکم دیا کے سات کنکریوں سے شیطان کو ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر بھی کہیں جناب ابراهیم عليه‌السلام نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد سے یہ سنت بن گئی"۔

قربانی

عن أبی جعفر عليه‌السلام قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم :
إِنَّمَا جَعَلَ اللهُ هَذَا الْأَضْحى لِتَشْبَعَ مَسَاكِينُهُمْ مِنَ اللَّحْمِ فَأَطْعِمُوهُمْ"(91)

امام محمد باقر عليه‌السلام فرماتے ہیں:
"کہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمایا: خدا وند عالم نے اس قربانی کو واجب قرار دیا ہے تاکہ بے نوا اور مسکین لوگ گوشت سے استفادہ کریں اور سیرھوں پس انھیں کھلاو"۔

مغفرت طلب کرنا

قال الصادق عليه‌السلام :
"اِسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللهِ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ"(92)

امام جعفر صادق عليه‌السلام فرماتے ہیں:

"کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے منیٰ میں سر مڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ استغفار کیا (اور خدا سے ان کے لئے بخشش طلب کی) ھے"۔

حج کے اسرار

عالم جلیل سید عبد اللہ مرحوم محدث جزائری کے پوتوں سے نقل کرتے ہوئے کتاب شرح نخبہ میں تحریر کرتےہیں:

متعدد ماخذمیں جن پر میری تائید ہے بعض بزرگوں کی تحریر میں یہ حدیث مرسل اس طرح نقلھوئی ہے کہ شبلی حج انجام دینے کے بعد امام زین العابدین ؑکی زیارت کو آئے تو حضرت علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

حَجَجْتَ يَا شَبْلِيُّ؟

قَالَ:نَعَمْ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ علیہ السلام :أَنَزَلْتَ الْمِيقَاتَ وَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِيطِ الثِّيَابِ وَاغْتَسَلْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ،

قَالَ:فَحِينَ نَزَلْتَ الْمِيقَاتَ نَوَيْتَ أَنَّكَ خَلَعْتَ ثَوْبَ الْمَعْصِيَةِ وَلَبِسْتَ ثَوْبَ الطَّاعَةِ؟ قَالَ:لاَ،

قَالَ:فَحِينَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِيطِ ثِيَابِكَ نَوَيْتَ أَنَّكَ تَجَرَّدْتَ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالدُّخُولِ فِي الشُّبُهَاتِ؟قَالَ:لاَ،

قَالَ:فَحِينَ اغْتَسَلْتَ نَوَيْتَ أَنَّكَ اغْتَسَلْتَ مِنَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ؟قَالَ:لاَ،

قَالَ:فَمَا نَزَلْتَ الْمِيقَاتَ وَلاَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِيطِ الثِّيَابِ وَلاَ اغْتَسَلْتَ،

اے شبلی! کیا تم نے حج کر لیا؟ عرض کیا ہاں اے فرزند رسول خدا! فرمایا: کیا تم میقات میں ٹھہرے اور اپنے سلے ہوئے لباس کو جسم سے اتار کر غسل کیا؟ شبلی نے جواب دیا، ہاں۔ امام نے پوچھا جب تم میقات یںداخل ہوئے تو کیا یہ نیت کی کہ میں نے گناہ اورنافرمانی کا لباس اتار دیا ہے اور خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کا لباس پہن لیا ہے؟

شبلی: نھیں۔ امام نے پوچھا: جب تم نے اپنا سلاھوا لباس اتارا تو کیا یہ نیت کی تھی کہ خود کو ریا، دوروئی اور شبہات وغیرہ سے دور کر رہے ہو؟ شبلی نھیں:

امام علیہ السلام : غسل کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خود کو خطاوں اور گناہوں سے پاک کر رہے ہو؟ شبلی نھیں:

امام علیہ السلام :(پس در حقیقت تم) نہ میقات میں واردھوئے اور نہ تم نے سلاھوا لباس اتارا اور نہ غسل کیا ہے"۔

ثُمَّ قَالَ:تَنَظَّفْتَ وَأَحْرَمْتَ وَعَقَدْتَ بِالْحَجِّ، قَالَ:نعمقَالَ: فَحِينَ تَنَظَّفْتَ وَأَحْرَمْتَ وَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَيْتَ أَنَّكَ تَنَظَّفْتَ بِنُورَةِ التَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ لِلَّهِ تَعَالىَ؟قَالَ لاَ،قَالَ:فَحِينَ أَحْرَمْتَ نَوَيْتَ أَنَّكَ حَرَّمْتَ عَلَى نَفْسِكَ كُلَّ مُحَرَّمٍ حَرَّمَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ؟قَالَ:لاَ،

قَالَ:فَحِينَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَيْتَ أَنَّكَ قَدْ حَلَلْتَ كُلَّ عَقْدٍ لِغَيْرِ اللهِ؟قَالَ:لاَ،

قَالَ لَهُ علیہ السلام :مَا تَنَظَّفْتَ وَلاَأَحْرَمْتَ وَلاَ عَقَدْتَ الْحَجَّ ،

"اس کے بعد امام علیہ السلام اس سے پوچھتے ہیں، کیا تم نے خودکو پاک صاف کیا اور احرام پہنا اورحج کا عھد وپیمان کیا (یعنی حج کی نیت کی) شبلی: ہاں

امام علیہ السلام : کیا تم یہ نیت کی تھی کہ خود کو خالص توبہ کے نورہ سے پاکیزہ کر رہے ہو؟ شبلی : نھیں

امام علیہ السلام : احرام باندھتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جو کچھ خدا نے تمھیں کرنے سے روکا ہے اسے اپنے آپ پر حرام سمجھو؟ شبلی: نھیں۔ امام: حج کا عھد کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے ہر غیر الٰھی عھد وپیمان سے خودکو رہا کر لیا ہے؟ شبلی: نھیں۔

امام علیہ السلام : پھر تم نے احرام نھیں باندھا پاکیزہ نھیںہوئے اورحج کی نیت نھیںکی"۔

قَالَ لَهُ: أَدَخَلْتَ الْمِيقَاتَ وَصَلَّيْتَ رَكْعَتَيِ الْإِحْرَامِ وَلَبَّيْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ،

قَالَ:فَحِينَ دَخَلْتَ الْمِيقَاتَ نَوَيْتَ أَنَّكَ بِنِيَّةِ الزِّيَارَةِ؟قَالَ:لاٰ

قَالَ:فَحِينَ صَلَّيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ نَوَيْتَ أَنَّكَ تَقَرَّبْتَ إِلَى اللهِ بِخَيْرِ الْأَعْمَالِ مِنَ الصَّلاٰةِ وَأَكْبَرِ حَسَنَاتِ الْعِبَادِ؟ قَالَ:لا،

قَالَ:فَحِينَ لَبَّيْتَ نَوَيْتَ أَنَّكَ نَطَقْتَ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ بِكُلِّ طَاعَةٍ وَصُمْتَ عَنْ كُلِّ مَعْصِيَةٍ؟ قَالَ:لاٰ ،

قَالَ لَهُ علیہ السلام : مَا دَخَلْتَ الْمِيقَاتَ وَلاٰ صَلَّيْتَ وَلاٰ لَبَّيْتَ،

"اس کے بعد امام علیہ السلام نے پوچھا: کیا تم میقات میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز احرام ادا کی اور لبیک کھی؟ شبلی: ھاں۔

امام علیہ السلام : میقات میں داخل ہوتے وقت کیا تم نے زیارت کی نیت کی؟ شبلی: نھیں۔

امام علیہ السلام : کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم بہترین اعمال اور بندوں کے بہترین حسنات یعنی نماز کے ذریعہ خدا سے قریبہو رہے ہو؟ شبلی: نھیں۔

امام علیہ السلام : پس لبیک کہتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خدا کی خالص فرمانبرداری کی بات کر رہے ہواور ہر معصیت سے خاموشی اختیار کر رہے ہو؟ شبلی: نھیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر نہ تم میقات میں داخل ہوئے نہ نماز پڑھی اور نہ لبیک کھی"۔

ثُمَّ قَالَ لَهُ:أَدَخَلْتَ الْحَرَمَ وَرَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَصَلَّيْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ،

قَالَ :فَحِينَ دَخَلْتَ الْحَرَمَ نَوَيْتَ أَنَّكَ حَرَّمْتَ عَلَى نَفْسِكَ كُلَّ غَيْبَةٍ تَسْتَغِيبُهَا الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَهْلِ مِلَّةِ الْإِسْلاٰمِ؟قَالَ:لاٰ

قَالَ فَحِينَ وَصَلْتَ مَكَّةَ نَوَيْتَ بِقَلْبِكَ أَنَّكَ قَصَدْتَ اللهَ؟ قَالَ:لاٰ

قَالَ علیہ السلام :فَمَا دَخَلْتَ الْحَرَمَ وَلاٰ رَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَلاٰ صَلَّيْتَ،

"امام علیہ السلام نے پھر پوچھا: کیا تم حرم میں داخل ہوئے، کعبہ کو دیکھا اور نماز ادا کی؟ شبلی: ھاں۔

امام ؑ :حرم میں داخل ہوتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ اسلامی معاشرہ کے مسلمانوں کی غیبت کو اپنے اوپر حرام کرتے ہو ؟ شبلی: نھیں۔

امام ؑ :مکہ پہنچتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی کہ صرف خدا کو چاھتے ہو ؟ شبلی: نھیں۔

امام ؑ :پھر نہ تم حرم میں وارد ھوئے اور نہ کعبہ کا دیدار کیا اور نہ نماز ادا کی "۔

ثُمَّ قَالَ:طُفْتَ بِالْبَیْتِ وَمَسَسْتَ الْأَرْکَانَ وَسَعَیْتَ؟قَالَ:نَعَمْ

قَالَ ؑ :فَحِینَ سَعَیْتَ نَوَیْتَ أَنَّکَ هَرَبْتَ إِلَی اللهِ وَعَرَفَ مِنْکَ ذٰلِکَ عَلاَّمُ الْغُیُوبِ؟قَالَ:لاٰ

قَالَ فَمَا طُفْتَ بِالْبَیْتِ وَلاٰ مَسِسْتَ الْأَرْکَانَ وَلاٰ سَعَیْتَ

"پھر امام نے پوچھا :کیا تم نے خانہ خدا کا طواف کیا ارکان کو مس کیا اور سعی انجام دی ؟شبلی :ھاں۔

امام ؑ :سعی کرتے وقت کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ شیطان اور اپنے نفس سے بھاگ کر خدا کی پناہ حاصل کرتے ہو اور وہ غیب سے سب سے زیادہ آگاہ ہے وہ اس بات کو جانتا ہے ؟ شبلی: نھیں۔

امام ؑ :پھر نہ تم نے خانہ خدا کا طواف کیا نہ ارکان مس کئے اور نہ سعی کی،

ثُمَّ قَالَ لَهُ:صَافَحْتَ الْحَجَرَوَ وَقَفْتَ بِمَقَامِ إِبْرَاهِیمَ ؑ وَصَلَّیْتَ بِهِ رَکْعَتَیْنِ؟قَالَ:نَعَمْ فَصَاحَ ؑ صَیْحَةً کَادَ یُفَارِقُ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ:آهِ آهِ

ثُمَّ قَالَ ؑ :مَنْ صَافَحَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَقَدْ صَافَحَ اللهَ تَعَالَی،فَانْظُرْ یَامِسْکِینُ لاٰ تُضَیِّعْ أَجْرَ مَا عَظُمَ حُرْمَتُهُ،وَتَنْقُضِ الْمُصَافَحَةَ بِالْمُخَالَفَةِ،وَقَبْضِ الْحَرَامِ نَظِیرَ أَهْلِ الْآثَامِ

ثُمَّ قَالَ ؑ :نَوَیْتَ حِینَ وَقَفْتَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِیمَ ؑ أَنَّکَ وَقَفْتَ عَلَی کُلِّ طَاعَةٍ وَتَخَلَّفْتَ عَنْ کُلِّ مَعْصِیَةٍ؟قَالَ:لاٰ

قَالَ:فَحِینَ صَلَّیْتَ فِیهِ رَکْعَتَیْنِ نَوَیْتَ أَنَّکَ صَلَّیْتَ بِصَلاٰةِ إِبْرَاهِیمَ ؑ ،وَأَرْغَمْتَ بِصَلاٰتِکَ أَنْفَ الشَّیْطَانِ؟قَالَ:لاٰ

قَالَ لَهُ:فَمَا صَافَحْتَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَلاٰ وَقَفْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ وَلاٰ صَلَّیْتَ فِیهِ رَکْعَتَیْنِ

"امام ؑ نے دریافت فرمایا:کیا تم نے حج اسود سے مصافحہ کیا، مقام ابراھیم ؑ کے نزدیک کھڑے ہوئے اوردو رکعت نماز ادا کی ؟شبلی: ہاں،

پس امام ؑ : نے فریا دبلند کی ایسا لگتا تھا کہ آپ ؑ دنیا سے ہی کوچ کرجانے والے ہیں اس کے بعد فرمایا :آہ ،آہ۔۔۔

پھر فرمایا :جو حجر اسود کو لمس کرے اس نے خدا سے مصافحہ کیا پس اے مسکین !دیکھ اس عظیم حرمت وعزت کو ضائع نہ کر اور مصافحہ کو مخالفت اور گناہکاروں کے مانند حرام کاری کے ذریعہ نہ توڑ اس کے بعدپوچھا : جب تم مقام ابراھیم ؑ کے

نزدیک گئے تو کیا تمھاری نیت یہ تھی کہ خدا کے تمام احکام وفرامین کی پابندی اور ہر معصیت ونافرمانی کی مخالفت کرو گے؟شبلی :نھیں

امام علیہ السلام :جب تم نے طواف کی دو رکعت نماز ادا کی تو کیا یہ نیت تھی کہ تم نے جناب ابراہیم کے ہمراہ نماز پڑھی ہے اور شیطان کی ناک کو خاک پر رگڑدیاھے ؟شبلی: نھیں۔

امام علیہ السلام :پھر درحقیقت نہ تم نے حجر اسود کا مصافحہ کیا نہ مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور نہ وہاں دو رکعت نماز ادا کی ۔

ثُمَّ قَالَ علیہ السلام :لَهُ أَشْرَفْتَ عَلَى بِئْرِ زَمْزَمَ وَ شَرِبْتَ مِنْ مَائِهَا؟ قَالَ:نَعَمْ

قَالَ نَوَيْتَ أَنَّکَ أَشْرَفْتَ عَلَى الطَّاعَةِ، وَغَضَضْتَ طَرْفَکَ عَنِ الْمَعْصِيَةِقَالَ:لاٰ

قَالَ علیہ السلام :فَمَا أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا وَلاٰ شَرِبْتَ مِنْ مَائِهَا

پھر امام علیہ السلام نے پوچھا :کیا تم چاہ زمزم پر گئے اور اس کا پانی پیا؟ شبلی: ہاں

امام علیہ السلام نے فرمایا :کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے خدا کی فرماں برداری حاصل کر لی اور اس کے گناہوں اور معصیت سے آنکھیں بند کر لی ہیں؟ شبلی: نھیں

امام علیہ السلام نے فرمایا :پھر درحقیقت نہ تم چاہ زمزم پر گئے اور نہ اس کا پانی پیا ہے "۔

ثُمَّ قَالَ لَهُ علیہ السلام :أَسَعَيْتَ بَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ وَمَشَيْتَ وَتَرَدَّدْتَ بَيْنَهُمَا؟قَالَ:نَعَمْ

قَالَ لَهُ:نَوَيْتَ أَنَّکَ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ؟ قَالَ:لاٰ

قَالَ:فَمَاسَعَيْتَ وَلاٰمَشَيْتَ وَلاٰتَرَدَّدْتَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ:أَخَرَجْتَ إِلٰى مِنىٰ؟ قَالَ: نَعَمْ،قَالَ: نَوَيْتَ أَنَّکَ آمَنْتَ النَّاسَ مِنْ لِسَانِکَ وَقَلْبِکَ وَيَدِکَ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا خَرَجْتَ إِلٰى مِنًى

ثُمَّ قَالَ:لَهُ أَوَقَفْتَ الْوَقْفَةَ بِعَرَفَةَ،وَطَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ، وَعَرَفْتَ وَادِيَ نَمِرَةَ،وَدَعَوْتَ اللهَ سُبْحَانَهُ عِنْدَالْمِيْلِ وَالْجَمَرَاتِ؟قَالَ:نَعَمْ،قَالَ:هَلْ عَرَفْتَ بِمَوْقِفِکَ بِعَرَفَةَمَعْرِفَةَ اللهِ سُبْحَانَهُ أَمْرَ الْمَعَارِفِ وَالْعُلُومِ وَعَرَفْتَ قَبْضَ اللهِ عَلٰى صَحِيفَتِکَ وَ اطِّلاٰعَهُ عَلَى سَرِيرَ تِکَ وَقَلْبِکَ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ نَوَيْتَ بِطُلُوعِکَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ أَنَّ اللهَ يَرْحَمُ كُلَّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ وَيَتَوَلَّى كُلَّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ: فَنَوَيْتَ عِنْدَ نَمِرَةَ أَنَّکَ لاٰ تَأْمُرُ حَتَّى تَأْتَمِرَ،وَلاٰ تَزْجُرُ حَتَّى تَنْزَجِرَ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَمَا وَقَفْتَ عِنْدَ الْعَلَمِ وَالنَّمِرَاتِ، نَوَيْتَ أَنَّهَا شَاهِدَةٌ لَکَ عَلَى الطَّاعَاتِ حَافِظَةٌ لَکَ مَعَ الْحَفَظَةِبِأَمْرِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا وَقَفْتَ بِعَرَفَةَ،وَلاٰ طَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ،وَلاٰ عَرَفْتَ نَمِرَةَ، وَلاٰدَعَوْتَ، وَلاٰ وَقَفْتَ عِنْدَ النَّمِرَاتِ

"پھر امام ﷣ نے کیا تم نے دریافت کیا، صفا و مروہ کے درمیان سعی انجام دی اور پیدل ان دو پہاڑوں کے درمیان راہ طے کی ہے ؟ شبلی: ھاں

امام ﷣ : کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خوف و رجاء کے درمیان راہ طے کر رہے ہو؟ شبلی: نھیں

امام ﷣ :پس تم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی نھیں کی پھر فرمایا کیا تم منیٰ کی طرف گئے ؟ شبلی: ھاں

امام ﷣ :کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان اپنے دل اور اپنے ہاتھوں سے امان میں رکھو؟ شبلی : نھیں

امام ﷣ :پھر تم منیٰ نھیں گئے ہو۔ اس کے بعد پوچھا :کیا تم نے عرفات میں وقوف کیا اور جبل رحمت کے اوپر گئے اور وادی نمرہ کو پہچانا اور جمرات کے کنارے خدا سے دعا کی ؟ شبلی: ھاں

امام ﷣ نے فرمایا: آیا عرفات میں وقوف کے وقت تمھیں معارف و علوم کے ذریعہ اللہ کی معرفتھوئی اور کیا تم نے جانا کہ اللہ تمھارے نامہ عمل کو لے گا اور وہ تمھاری فکر و خیال سے آگاھی رکھتا ہے ؟ شبلی: نھیں

امام :کیا جبل رحمت کے اوپر جاتے وقت تمھاری یہ نیت تھی کہ خداوند عالم ہر با ایمان مرد وزن پر رحمت نازل کرتا ہے اور ہر مسلمان مرد وزن کی سرپرستی کرتا ہے ؟ شبلی: نھیں

امام : آیا وادی نمرہ میں تم نے یہ خیال کیا کہ کوئی حکم نہ دو جب تک خود فرمانبردار نہوجاو اور نھی نہ کرو جب تک خود کو نہ روکو؟ شبلی: نھیں

جب تم نشان اور نمرہ کے نزدیک ٹھہرے تو کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ وہ تمھاری عبادات اور طاعت پر گواہ ہوں اور خداوند عالم کے نگھبانوں کے ہمراہ اس کے حکم سے تیری حفاظت کریں؟ شبلی: نھیں

حضرت نے فرمایا: پھر نہ تم عرفات میں ٹھہرے نہ جبل رحمت کے اوپر گئے نہ نمرہ کو پہچانا نہ دعا کی اور نہ نمرہ کے نزدیک وقوف کیا ہے۔

ثُمَّ قَالَ: مَرَرْتَ بَيْنَ الْعَلَمَيْنِ، وَصَلَّيْتَ قَبْلَ مُرُورِكَ رَكْعَتَيْنِ، وَمَشَيْتَ بِمُزْدَلِفَةَ، وَلَ قَطْتَ فِيهَا الْحَصَى، وَمَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحِينَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، نَوَيْتَ أَنَّهَا صَلاةُ شُكْرٍ فِي لَيْلَةِ عَشْرٍ، تَنْفِي كُلَّ عُسْرٍ، وَتُيَسِّرُ كُلَّ يُسْرٍ؟ قَالَ: لا، قَالَ: فَعِنْدَ مَامَشَيْتَ بَيْنَ الْعَلَمَيْنِ، وَلَمْ تَعْدِلْ عَنْهُمَا يَمِيناً وَشِمَالاً، نَوَيْتَ أَنْ لا تَعْدِلَ عَنْ دِينِ الْحَقِّ يَمِيناً وَشِمَالاً، لا بِقَلْبِكَ، وَلا بِلِسَانِكَ، وَلا بِجَوَارِحِكَ، قَالَ: لا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا مَشَيْتَ بِمُزْدَلِفَةَ وَلَقَطْتَ مِنْهَا الْحَصَى، نَوَيْتَ أَنَّكَ رَفَعْتَ عَنْكَ كُلَّ مَعْصِيَةٍ، وَ جَهْلٍ، وَثَبَّتَّ كُلَّ عِلْمٍ وَعَمَلٍ؟ قَالَ: لا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، نَوَيْتَ أَنَّكَ أَشْعَرْتَ قَلْبَكَ إِشْعَارَ أَهْلِ التَّقْوىٰ وَالْخَوْفَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: لا، قَالَ: فَمَا مَرَرْتَ بِالْعَلَمَيْنِ، وَلا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، وَلا مَشَيْتَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَلا رَفَعْتَ مِنْهَا الْحَصَى، وَلا مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ

پھر امام نے پوچھا کہ کیا تم دو نشانوں کے درمیان سے گذرے اور وہاں سے گذرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی اور پیدل مذدلفہ گئے اور وہاں کنکریاں چنیں اور مشعر الحرام سے گذرے؟ شبلی: ھاں

امام نے فرمایا: جب دو رکعت نماز ادا کی تو کیا یہ نیت کی تھی کہ یہ نماز شب دھم کی نماز شکر ہے جو ہر سختی کو دور اور کاموں کو آسان کرتی ہے؟ شبلی: نھیں

امام: جب تم دو نشانوں کے درمیان سے گذرے اور دائیں اور بائیں منحرف نھیںھوئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ دین حق سے دائیں اور بائیں نہ دل سے نہ زبان سے اور نہ اپنے اعضاء بدن سے منحرف نھیںھوئے ہو؟ شبلی: نھیں

امام: جب تم مذدلفہ گئے اور وہاں سنگریزے جمع کئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ ہر گناہ اور جھالت کو خود سے دور کیا ھے اور ہر علم و نیک عمل کو اپنے آپ میں پائے دار کیا ہے؟ شبلی: نھیں

امام: جب تم مشعر الحرام سے گذرے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ اپنے دل کو اہل خدا کے تصور اور خدا کے خوف سے آراستہ کرو؟ شبلی: نھیں

امام: پھر نہ تم دو پھاڑوں کے درمیان سے گذرے ہو، نہ دو رکعت نماز ادا کی ہے، نہ مذدلفہ گئے ہو، نہ سنگریزے چنے ہیں اور نہ مشعر الحرام سے گذرے ہو"۔

ثُمَّ قَالَ لَهُ: وَصَلَّتَ مِنی، وَرَمَيْتَ الجَمْرَةَ، وَحَلَقْتَ رَأْسَکَ، وَذَبَحْتَ هَدْيَکَ، وَصَلَّيْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، وَرَجَعْتَ إِلَى مَكَّةَ، وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِفَاضَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَنَوَيْتَ عِنْدَ مَا وصَلْتَ مِنًى وَرَمَيْتَ الْجِمَارَ، أَنَّکَ بَلَغْتَ إِلَى مَطْلَبِکَ، وَقَدْ قَضَى رَبُّکَ لَکَ كُلَّ حَاجَتِکَ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ: فَعِنْدَ مَا رَمَيْتَ الجِمَارَنَوَيْتَ أَنَّکَ رَمَيْتَ عَدُوَّکَ إِبْلِيسَ وَغَضِبْتَهُ بِتَمَامِ حَجِّکَ النَّفِيسِ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ: فَعِنْدَ مَا حَلَقْتَ رَأْسَکَ نَوَيْتَ أَنَّکَ تَطَهَّرْتَ مِنَ الْأَدْنَاسِ، وَمِنْ تَبِعَةِ بَنِي آدَمَ، وَخَرَجْتَ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا وَلَدَتْکَ أُمُّکَ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ: فَعِنْدَ مَا صَلَّيْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ نَوَيْتَ أَنَّکَ لاٰ تَخَافُ إِلاَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَذَنْبَکَ، وَلاٰ تَرْجُو إِلاَّ رَحْمَةَ اللهِ تَعَالىٰ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ: فَعِنْدَ مَا ذَبَحْتَ هَدْيَکَ نَوَيْتَ أَنَّکَ ذَبَحْتَ حَنْجَرَةَ الطَّمَعِ بِمَا تَمَسَّكْتَ بِهِ مِنْ حَقِيقَةِ الْوَرَعِ، وَأَنَّکَ اتَّبَعْتَ سُنَّةَ إِبرَاهِيمَ بِذَبْحِ وَلَدِهِ، وَثَمَرَةِ فُؤَادِهِ وَرَيْحَانِ قَلْبِهِ، وَحَاجَّهُ سُنَّتُهُ لِمَنْ بَعْدَهُ، وَقَرَّبَهُ إِلَى اللهِ تَعَالىٰ؟ لِمَنْ خَلْفَهُ قَالَ: لاٰ، قَالَ: فَعِنْدَمَا رَجَعْتَ إِلَى مَكَّةَ وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِ فَاضَةِ نَوَيْتَ أَنَّکَ أَفَضْتَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى، وَرَجَعْتَ إِلَى طَاعَتِهِ وَتَمَسَّكْتَ بِوُدِّهِ وَأَدَّيْتَ فَرَائِضه، وَتَقَرَّبْتَ إِلَى اللهِ تَعَالىٰ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ: لَهُ زَيْنُ العابدين عليه السلام فَمَا وَصَلْتَ مِنًى وَلاٰرَمَيْتَ الْجِمَارَ، وَلاٰحَلَقْتَ رَأْسَکَ، وَلاٰ أَدَّيْتَ نُسُكَکَ، وَلاٰ صَلَّيْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، وَلاٰ طُفْتَ طَوَافَ الْإِ فَاضَةِ، وَلاٰ تَقَرَّبْتَ، ارْجِعْ فَإِنَّکَ لَمْ تَحُجَّ

"پھر امام علیہ السلام نے پوچھا کیا تم منیٰ پہنچے اور جمرہ کو کنکریاں ماری، سر کے بال اتارے، اور اپنی قربانی انجام دی؟ نیز مسجد خیف میں نماز ادا کی، اور مکہ واپس آکر "طواف افاضہ انجام دیا"؟ شبلی: ھاں

امام ؑ نے فرمایا: جب تم منیٰ پہنچے اور رمی جمرات انجام دی تو کیا یہ محسوس کیا کہ تمھاری تمنا پوری ہو گئی اور خداوند عالم نے تمھاری تمام حاجتیں پوری کردیں؟ شبلی: نھیں

امام ؑ: جب جمرات کو کنکریاں ماریں تو کیا یہ نیت تھی کہ اپنے دشمن ابلیس کو کنکری مار رہے ہو اور اپنے قیمتی حج کو مکمل کرنے کے ساتھ تم نے اسے غضب ناک کردیا ہے؟ شبلی: نھیں

امام ؑ: جب تم نے اپنے سر کے بال اتارے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ بنی آدم کے گناہوں اور آلودگیوں سے پاک ہو گئے اور اپنے گناہوں سے یوں باھر آگئے جیسے تمھیں تمھاری ماں نے ابھی پیدا کیا ہے؟ شبلی: نھیں

امام ؑ: جب تم نے مسجد خیف میں نماز ادا کی تو کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ خدائے متعال اور گناہوں کے علاوہ کسی چیز سے نھیں ڈرتے اور خدا کی رحمت کے علاوہ کسی اور سے امیدوار نھیںہو؟ شبلی: نھیں

امام ؑ: جب تم نے اپنی قربانی کو ذبح کیا تو کیا یہ نیت تھی کہ حقیقی تقویٰ و پرہیزگاری کے ذریعہ تم نے اپنی لالچ کا گلا کاٹ دیا ہے اور جناب ابراہیم ؑ کہ جنھوں نے اپنے میوہ دل اور لخت جگر بیٹے کو قربان گاہ میں لاکر خدا سے قرب حاصل کرنے کا ایک وسیلہ اپنے بعد کی نسلوں کے لئے سنت کے طور پر قائم کیا تھا، ان کی پیروی کر رہے ہو؟ شبلی: نھیں

امام ؑ: جب تم مکہ واپس ہوئے اور "طواف افاضہ" انجام دیا تو کیا یہ نیت کی تھی کہ خدا کی رحمت سے کوچ کر کے اس کی اطاعت کی طرف پلٹ رہے ہو، اس کی محبت حاصل کرلی ہے الٰھی واجبات ادا کئے ہیں اور خدا سے نزدیک ہو گئے ہو؟ شبلی: نھیں

امام: پھر نہ تم منیٰ پہنچے، نہ شیطانوں کو سنگریزے مارے ہیں، نہ اپنے سر کے بال اتارے ہیں، نہ اپنے حج کے اعمال انجام دیئے ہیں، نہ مسجد خیف میںنماز ادا کی ہے، نہ طواف بجا لائے ہو اور نہ خدا کے قرب میں پہنچے ہو واپس جاؤ کہ تم نے حج انجام نھیں دیا ہے۔

فَطَفِقَ الشِّبْلِیُّ یَبْکِی عَلَی مَافرَّطَهُ فِي حَجِّهِ، وَمٰا زَالَ یَتَعَلَّمُ حَتّٰی حَجَّ مِنْ قَابِلٍ بِمَعْرِفَةٍ وَیَقِینٍ۔[93]

"جناب شبلی اس بات پر بُری طرح رونے لگے کہ جیسا حج کرنا چاہیئے تھا انجام نھیں دیا اور مناسک حج آگاھی کے ساتھ ادا نھیں کئے آپ اپنی حالت پر شدت سے غم زدہ تھے اور اس کے بعد سے حج کے اسرار و معارف یاد کرنے میں مشغول ہو ئے تاکہ اگلے سال پوری شناخت اور یقین کے ساتھ حج بجالائیں"۔

ختم قرآن

قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ ؑ :

تَسْبِیحَةٌ بِمَکَّةَ أَفْضَلُ مِنْ خَرَاجِ الْعِرَاقَیْنِ یُنْفَقُ فِي سَبِیلِ اللهِ، وَقَالَ: مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَکَّةَ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرَیٰ رَسُولَ اللهِ وَیَرَیٰ مَنْزِلَهُ فِي الْجَنَّةِ[94]

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

"مکہ میں سبحان اللہ کہنے کا ثواب عراق اور شام کے مالیات کو خدا کی راہ میں انفاق کرنے سے بہتر ہے، نیز فرمایا: جو شخص مکہ میں ایک قرآن ختم کرے وہ اپنی موت سے پہلے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر لیتا ہے اور جنت میں اپنی جگہ کا مشاہدہ کر لیتا ہے"

کعبہ سے وداع

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ:

إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ وَتَأْتِيَ أَهْلَكَ فَوَدِّعِ الْبَيْتَ وَطُفْ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعاً[95]

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں-کہ امام جعفر صادق ں نے فرمایا:

"جب تم مکہ سے نکل کر اپنے گھر والوں کی طرف واپس آنا چاہو تو کعبہ سے وداع کرو اور سات مرتبہ اس کے گرد طواف کرو"۔

قبولیت کی نشانی

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

آيَةُ قَبُولِ الْحَجِّ تَرْكُ مَا كَانَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ مُقِيماً مِنَ الذُّنُوبِ[96]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"حج کے قبولیت کی نشانی یہ ہے کہ جو گناہ بندہ پہلے انجام دیتا تھا اسے ترک کر دے"۔

حج کی نورانیت

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ:

الْحَاجُّ لَا يَزَالُ عَلَيْهِ نُورُ الْحَجِّ مَا لَمْ يُلِمَّ بِذَنْبٍ[97]

امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا:

"حج کرنے والا جب تک اپنے آپ کو گناہ سے آلودہ نہ کرے، حج کا نور ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ھے"۔

دوبارہ آنے کی نیت

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :

مَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ فَلْيَؤُمَّ هَذَا الْبَيْتَ،وَ مَنْ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ يَنْوِي الْحَجَّ مِنْ قَابِلٍ زِيدَ فِي عُمُرِهِ[98]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جو شخص دنیا وآخرت چاھتا ہے وہ اس گھر کی طرف آنے کا قصد کرے اور جو شخص مکہ سے واپس ہو اور یہ نیت رکھے کہ اگلے سال بھی حج سے مشرف ہوگا تو اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے''۔

حج کی تکمیل

قالَ الصادِقُ علیہ السلام :

"اِذاحَجَّ اَحَدُکُمْ فَلْیَخْتِمْ حَجَّهُ بِزِیارَتِنا لِأَ نَّ ذٰلِکَ مِنْ تَمامِ الحَجِّ"[99]

امام جعفر صادق علیہ السلام اسماعیل ابن مہران سے فرماتے ہیں:

"جب بھی تم میں سے کوئی شخص حج انجام دے اسے چاہئے کہ اپنے حج کو ہماری زیارت پر تمام کرے کیونکہ یہ حج کے کامل ہونے کی شرطوں میں سے ہے"۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :

مَنْ حَجَّ فَزارَ قَبْری بَعْدَ مَوْتی کانَ کَمَنْ زارَنی فِي حَیاتی[100]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جس نے حج کیا اور میری موت کے بعد میری زیارت کی وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی ہے"۔

پیغمبر ﷺ کے ساتھ حج

"عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ:

إِنَّ زِیارَةَ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله و سلم تَعْدِلُ حَجَّةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ مَبْرُورَةً[101]

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بلا شبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے قبر کی زیارت (کاثواب) آنحضرت ﷺ کے ساتھ کئے جانے والے ایک مقبول حج کے برابر ہے"۔

عاشقانہ زیارت

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

مَنْ جٰاءَ نی زائِراً لایَعْمَلُهُ حٰاجَةً اِلاّٰ زِیٰارَتی، کٰانَ حَقّاً عَلَیَّ اَنْ اَکُونَ لَهُ شَفیعاً یَوْمَ الْقِیٰامَةِ [102]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جو شخص میری زیارت کو آئے اور میری زیارت کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرے تو مجھ پر یہ حق ہے کہ میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں"۔

فرشتو علیہ السلام کی ماموریت

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

خَلَقَ اللّٰهُ تَعٰالیٰ لَیْ مَلَکَیْنِ یَرُدّٰانِ السَّلاٰمَ عَلٰی مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ مِنْ شَرْقِ البِلاٰدِ وَغَرْبِهٰا،اِلاّٰ مَنْ سَلَّمَ :

عَلَیَّ فی دٰاری فَاِنّی اَرُدُّ عَلَیْهِ السَّلاٰمَ بِنَفْسی [103]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"خداوند عالم نے میرے لئے دو فرشتے خلق فرمائےہیں کہ جو شخص بھی مشرق ومغرب میں مجھے سلام کرتا ہے اور مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ اس کا جواب دیتے ہیں مگر جو شخص میرے گھر آتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے تو میں خود اس کے سلام کا جواب دیتاہوں"۔

مسجد النبی میں نماز

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

صَلاٰةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ عَشَرَةَ آلاٰ فِ صَلاٰةٍ فِيغَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِإِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ الصَّلاٰةَ فِيهِ تَعْدِلُ مِائَةَ أَلْفِ صَلاٰةٍ[104]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں میں پڑھی جانے والی دس ہزار نمازوں کے برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے کہ اس میں پڑھی جانے والے نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے"۔

جنت کا باغ

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ،وَمِنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ [105]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دریچوں میں سے ایک دریچہ کے اوپر ہے"۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام پر سلام

یزید ابن عبد الملک نے اپنے باپ سے سنا کہ اس کے دادا کہتے تھے کہ میں حضرت فاطمہ زھرا علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ علیہا السلام نے مجھے سلام کیا اور اس کے بعد دریافت کیا کہ تم کس لئے یہاں آئے ہو؟ میں نے عرض کی، برکت کی درخواست کرنے۔

قَالَتْ:أَخْبَرَنِي أَبِي وَهُوَ ذَا هُوَ أَنَّهُ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَيَّ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ الْجَنَّةَ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

"میرے بابا نے مجھے خبر دی ہے کہ: جو شخص ان ﷺ پر اور مجھ پر تین روز سلام کرے خداوند عالم اس پر جنت واجب کر دیتا ہے"۔

قُلْتُ لَهَا:فِي حَيَاتِهِ وَحَيَاتِكِ قَالَتْ نَعَمْ وَ بَعْدَ مَوْتِنَا۔[106]

"میں نے حضرت علیہا السلام سے پوچھا: ان کی اور آپ علیہا السلام کی حیات میں؟ فرمایا: ہاں اور ہماری موت کے بعد بھی"۔

ائمہ علیہم السلام پر سلام

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیہ السلام ،وَنَظَرَ النَّاسَ فِي الطَّوَافِ قَالَ:

أُمِرُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهَذَا ثُمَّ يَأْتُونَافَيُعَرِّفُونَا مَوَدَّتَهُمْ ثُمَّ يَعْرِضُوا عَلَيْنَا نَصْرَهُمْ"[107]

امام محمد باقر علیہ السلام نے، اس وقت جب کہ آپ لوگوں کو طواف کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے فرمایا:

"ان کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں (کعبہ کے گرد) طواف کریں اور اس کے بعد ہمارے پاس آئیں اور اپنی دوستی اور محبت و نصرت و مدد کا ہم سے اظہار کریں اور اسے ہمارے سامنے پیش کریں"۔

شہیدوں پر سلام

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ:

إِنَّ فَاطِمَةَ علیها السلام كَانَتْ تَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ فِي كُلِّ غَدَاةِ سَبْتٍ فَتَأْتِي قَبْرَ حَمْزَةَ وَ تَتَرَحَّمُ عَلَيْهِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ(108)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا: ہر سنیچر کی صبح کو شہیدا کی قبروں پر آتیں پھر جناب حمزہ کی قبر پر آتی تھیں اور ان کے لئے رحمت و بخشش کی دعا کرتی تھیں"۔

ائمہ علیہم السلام کی زیارت

قَالَ الرضا علیہ السلام :

إِنَّ لِكُلِّ اِمامٍ عَهْداً فِي عُنُقِ اَوْلِيائِهِ وَشيعَتِه

وَاِنَّ مِنْ تَمامِ الوَفاءِ بالعَهْدِ وَحُسْنِ الاَداءِ زِيارَةُ قُبُورِهِمْ فَمَنْ زارَهُم رَغْبَةً في زيارَتِهِمْ وَ تَصْديقاً بِما رَغِبوا فيهِ كانَ اَئِمَّتُهُم شُفَعائَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ(109)

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"ہر امام علیہ السلام کا عہد ان کے دوستوں اور چاہنے والوں کی گردن پر ہے کہ اس عہد کی مکمل وفا ان کی قبروں کی زیارت ہے پس جو شخص عشق و محبت کے ساتھ اور اس کی تصدیق کے ساتھ جس کی طرف وہ رغبت کرتے ہیں ان کی قبروں کی زیارت کرے تو ان کے ائمہ علیہم السلام بھی قیامت میں اپنے ان زائروں کی شفاعت کریں گے"۔

مسجد قبا میں نماز

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم :

الصَّلاۃُ فی مَسْجِدِ قُباءَ کَعُمْرَۃٍ[110]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"مسجد قبا میں نماز پڑھنا ایک عمرہ انجام دینے کے مانند ہے"۔

دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے سلوک

زَیْدٌ الشَّحَّامُ عَنِ الصَّادِقِ علیہ السلام ،أَنَّهُ قَالَ:"یَا زَیْدُ خَالِقُوا النَّاسَ بِأَخْلاٰقِهِمْ صَلُّوافِي مَسَاجِدِ هِمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَ هُمْ وَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَکُونُوا الْأَ ئِمَّةَ وَالمؤَذِّنِینَ فَافْعَلُوا فَإِنَّکُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ قَالُوا هٰؤُلاٰءِ الْجَعْفَرِیَّةُ رَحِمَ اللّٰهُ جَعْفَراً مَا کَانَ أَحْسَنَ مَا یُؤَدِّبُ أَصْحَابَهُ وَإِذَا تَرَکْتُمْ ذٰلِکَ قَالُوا هٰؤُلاٰءِ الْجَعْفَرِیَّةُ فَعَلَ اللّٰهُ بِجَعْفَرٍ مَاکَانَ أَسْوَأَ مَایُؤَدِّبُ أَصْحَابَهُ۔[111]

"امام جعفر صادق علیہ السلام نے زید شحّام سے فرمایا: اے زید! خود کو لوگوں کے اخلاق سے ہماہنگ کرو، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان کی مسجدوں میں نماز ادا کرو، ان کے بیماروں کی عیادت کرو، ان کے جنازوں کی تشییع میں حاضر هو، اور اگر بن سکو تو ان کے امام جماعت یا موذن بنو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ لوگ یہ کہیں گے کہ یہ لوگ جعفری (حضرت جعفر بن محمد علیهما السلام کی پیروی کرنے والے) هیں خداوند عالم جعفر (رہ) پر رحمت نازل فرمائے اس نے ان لوگوں کی کیا اچھی تربیت کی ہے اور اگر ایسا نہ کروگے تو وہ لوگ کہیں گے کہ یہ جعفریهیں، خداوند عالم جعفر (رہ) کے ساتھ ایسا ویسا کرے اس نے اپنے ماننے والوں کی کیا بُری تربیت کی ہے!!"۔

حاجیوں کا استقبال

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ:

"کَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَیْنِ علیہ السلام یَقُولُ: یَا مَعْشَرَ مَنْ لَمْ یَحُجَّ اسْتَبْشِرُوا بِالْحَاجِّ وَصَافِحُوهُمْ وَ عَظِّمُوهُمْ فَإِنَّ ذَلِکَ یَجِبُ عَلَیْکُمْ تُشَارِکُو هُمْ فِي الْأَجْرِ"[112]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"حضرت علی بن الحسین علیهما السلام ہمیشہ فرماتے تھے اے لوگو! جو حج پر نھیں گئے هو حاجیوں کے استقبال کے لئے جاو، ان سے مصافحہ کرو، اور ان کا احترام کرو کہ یہ تم پر واجب ہے اس طرح تم ان کے ثواب میں شریک هو گے"۔

حاجیوں کے اہل خانہ کی مدد کا ثواب

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ علیہ السلام :مَنْ خَلَفَ حَاجّاً

فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِهِ حَتَّى كَأَنَّهُ يَسْتَلِمُ الْأَحْجَارَ[113]

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص حاجی کی عدم موجودگی میں اس کے اہل خانہ اور اس کے مال کی دیکھ بھال کرے تو اس کا ثواب اسی حاجی کے ثواب کے مانند ہے یہاں تک کہ گویا اس نے کعبہ کے پتھروں کو بوسہ دیا ہے"۔

مبارک ہو

عَنْ يَحْيَى بْنَ يَسَارٍ قَالَ:حَجَجْنَا فَمَرَرْنَا بِأَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام فَقَالَ:

"حَاجُّ بَيْتِ اللهِ وَزُوَّارُ قَبْرِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه و آله و سلم وَشِيعَةُ آلِ مُحَمَّدٍ علیہم السلام هَنِيئاً لَكُمْ[114]

یحییٰ بن یسار کہتے ہیں:

"ہم نے حج انجام دینے کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کی، حضرت نے فرمایا: اللہ کے گھر کے حاجی قبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زائر اور شیعہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہونا تمھیں) مبارک ہو"۔

---

[67] مستدرک الوسائل:۹/۳۷۶۔تاریخ بغداد:۵/۳۶۹۔

[68] من لایحضرہ الفقیہ:۲/۲۰۲/۲۱۳۸۔

[69] مسند ابن حنبل:۵/۲۵۶/۱۵۴۲۳۔

[70] سنن ابی داود:۲/۱۷۹/۱۸۸۔

[71] کافی:۴/۴۲۸/۸۔

[72] کافی:۱/۴/۲۴۱۔

[73] تہذیب الاحکام:۵/۲۰/۵۷۔من لایحضرہ الفقیہ:۲/۲۰۲۔

[74] تاریخ دمشق:۴۱/۳۸۰۔

[75] کافی:۴/۵۴۵/۲۶۔

[76] محاسن:۲/۳۹۹/۲۳۹۵،کافی:۶/۳۸۷۔

[77] محاسن:۲۳۹۴۔

[78] کافی:۴/۲۱۰/۱۴۔

[79] الحج العمرۃ فی القرآن والحدیث:۱۰۷/۱۹۹۔

[80] علل الشرائع:۴۰۰۔

[81] مستدرک الوسائل:۹/۳۲۳۔تفسیر قمی:۱/۶۲۔

[82] اخبار مکہ ارزقی:۱/۳۳۸۔

[83] کافی:۴/۴۳۴/۳۔

[84] من لایحضرہ الفقیہ:۲/۲۰۸/۲۱۶۸۔

[85] علل الشریع:۴۳۲۔وسائل الشیعہ:۱۳/۴۵۰

[86] من لایحضرہ الفقیہ:۲/۴۱۷/۲۸۵۴۔

[87] مسنداحمد حنبل:۲/۶۹۲/۷۱۱۱۔

[88] معجم الکبیر طبرانی:۱۱/۴۵/۱۱۰۲۱۔

[89] کافی:۴/۲۶۲/۴۲۔

[90] علل الشرایع:۱/۴۳۷۔کنزالفوائد:۲/۸۲۔

[91] وسائل الشیعہ:۱۴/۱۶۶۔

[92] تھذیب الاحکام:۵/۲۴۳/۸۲۳۔

[93] مستدرک الوسائل:۱۰/۱۶۶۔

[94] تھذیب الاحکام:۵/۴۶۸/۱۶۴۰۔

[95] کافی:۴/۵۳۰/۱۔

[96] مستدرک الوسائل:۱۰/۱۶۵۔

[97] کافی:۱۱/۲۵۵/۴۔

[98] من لایحضرہ الفقیہ:۶۴/۱۴۱/۲۔

[99] علل الشرایع:۴۵۹/۱۔

[100] معجم الاوسط طبرانی:۳۳۷۶/۳۵۱/۳۔

[101] وسائل الشیعہ:۳۳۵/۱۴۔کامل الزیارات:۴۷۔

[102] معجم الکبیر طبرانی:۱۳۱۴۹/۲۲۵/۱۲۔

[103] کنز العمال:۳۴۹۲۹/۲۵۶/۱۲۔

[104] کافی:۱۱/۵۵۶/۴ -،ثواب الاعما-ل۵۰/۱۔

[105] کافی:۳/۵۵۴/۴۔

[106] تھذیب الاحکام:۱۸/۹/۶۔

[107] مستدرک الوسائل:۱۸۹/۱۰۔

[108] تھذیب الاحکام:۱۶۸/۴۶۵/۱۔

[109] کافی:۵۶۷/۴۔

[110] سنن ترمذی:۴۵/۱۲/۳۲۴۔

[111] وافی:۱۸۲/۲ -، من لایحضرہ الفقیہ:۳۸۳/۱۔

[112] کافی:۴۸/۲۶۴/۴۔

[113] محاسن:۲۰۶/۱۴۷/۱، -وسائل الشیعہ :۴۳۰/۱۱۔

[114] کافی:۵۴۹/۴۔

فہرست

پیش لفظ 4

حج کا واجب ہونا 6

حج کا فلسفہ 6

دین کی تقویت کا سبب 7

دلوں کا سکون 7

حج ترک کرنے والا 7

حج وکامیابی 7

حج کی اھمیت 8

حج کا حق 8

خداجوئی 8

حج کاثواب 9

حج کی تاثیر 9

حج میں نیت کی اھمیت 9

نور میں واردھونا 10

حق کے حضور حاضری 10

خداوند عالم کی میزبانی 10

حج اور جھاد 11

حج عمرہ سے بہتر ہے 11

گناہ دُھل جاتے ہیں 11

دعا کی قبولیت 12
دنیا بھی اور آخرت بھی 12
آگاھی کے ساتھ حج 13
شرط حضور 13
حج کی برکتیں 13
جو حج قبول نھیں 14
مال حرام کے ذریعہ حج 14
حاجی کا اخلاق 14
کامیاب حج 15
حج کی قسمیں 15
حج کی دو قسمیں ہیں: 15
حاجیوں کی قسمیں 16
" حاجی تین قسم کے ہوتے ہیں : 16
ناکام حاجی 16
اپنے ہمراھیوں کے ساتھ سلوک 16
راہ کی اذیت 17
حج کی راہ میں موت 17
حج میں انفاق کرنا 17
احرام کا فلسفہ 18
احرام کا ادب 18

حقیقی لبیک 18
حج کا نعرہ........ 19
معرفت کے ساتھ وارد ہونا 19
خدا کے غضب سے امان........ 19
مکہ خدا و رسول کا حرم 20
مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آداب........ 20
جنت کے محل 20
حرمین میں نماز........ 21
مکہ میں نماز جماعت........ 21
اہل سنت کے ساتھ نماز 21
کعبہ چوکور کیوں ہے؟........ 22
کعبہ کی طرف دیکھنا 22
الٰھی لمحہ........ 23
برکتوں کا نزول........ 23
دین اور کعبہ کا ربط 23
یہ عمل منع ہے........ 23
کعبہ کا پردہ 24
امام زمانہ علیہ السلام کعبہ میں 24
حجر اسود 24
حجر اسود کو دور سے چومنا 25

عدل کا ظہور 25
حرم میں ایثار وفدا کاری 25
جس بات سے روکا گیا ہے 26
ھاتھ سے اشارہ 26
خواتین کے لئے 27
خدا کا فخر 31
طواف اور رہائی 31
زیادہ باتیں نہ کرو 31
طواف کا فلسفہ 31
عمل میں نیت کی تاثیر 32
انسانی تھذیب کی رعایت 32
نماز، مقام ابراھیم علیہ السلام کے نزدیک 32
امام حسین علیہ السلام مقام ابراھیم علیہ السلام کے پاس 33
ہمراہیوں کی مدد 33
آب زمزم ہر درد کی دوا 33
زمین کا بہترین پانی 34
حجر اسماعیل 34
حطیم 34
ملتزم 35
مستجار 35

رکن یمانی 35

سعی کی جگہ 36

مقبول شفاعت 36

هروله 36

صفا ومروہ کے درمیان بیٹھنا 37

اہل عرفات پر فخر 37

مشعر الحرام 37

منیٰ 37

شیطان کو کنکریاں مارنا 38

قربانی 38

مغفرت طلب کرنا 38

حج کے اسرار 39

ختم قرآن 45

کعبہ سے وداع 46

قبولیت کی نشانی 46

حج کی نورانیت 46

دوبارہ آنے کی نیت 46

حج کی تکمیل 47

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت 47

پیغمبر ﷺ کے ساتھ حج 47

عاشقانہ زیارت.......... 48
فرشتو علیہ السلام کی ماموریت.......... 48
مسجد النبی میں نماز.......... 48
جنت کا باغ.......... 49
حضرت فاطمہ علیہا السلام پر سلام.......... 49
ائمہ علیہم السلام پر سلام.......... 49
شہیدوں پر سلام.......... 50
ائمہ علیہم السلام کی زیارت.......... 50
مسجد قبا میں نماز.......... 50
دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے سلوک.......... 51
حاجیوں کا استقبال.......... 51
حاجیوں کے اہل خانہ کی مدد کا ثواب.......... 52
مبارک ہو.......... 52